

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ الْعَلِيمَ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

مَنْزِلُ مَعْتَدِكِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ

تفصيح و تحسین خواب مولوی محمد عبید اللہ صاحب علمہ اللہ تعالیٰ

مطبع دار وقسیہ لاہور

صاحب مدظلہ کے اس رسالہ کا نام مذہب المعتدل رکھا گیا ہے۔۔۔۔۔
 بعد سلام مسنون کی عرض یہ تھی کہ ایک مدت سے اخلاق بعض مسائل فروغی
 کہ حقیقت میں بموجب حدیث حضرت خیر الانام علیہ السلام کی اللہ کی رحمت ہی اس
 زمانہ میں بسبب شرارت نفوس اور اغوائی شیاطین کی مابعد فساد اور ناخوشی
 اور بدگوئی ایک دوسرے کا پورا ہے یہ عاجز محمد اسحاق بہ نیت اصلاح اور رفع
 فساد کی بہ مشورہ بعض اہل علم کی ایک مسئلہ لکھ کر خدمت شریف میں بھیجے ہے اگر
 آپ کے نزدیک بموجب شرع شریف کے درست اور صحیح ہو تو اوپر اپنا دستخط
 اور مھر کر دیجئے اور اگر کچھ غلطی معلوم ہو تو دیبا لکھ دیجئے کسی دلیل شرعی سے مدلل
 کر کے اور زبان ہندی میں عبارت مختصر ارقام فرمائے اور ازراہ کرمید
 ثواب جواب جلد عنایت فرمائے اور لفاظہ خط پر یوں تحریر فرمائے کہ مقام
 خاص مٹھ لاپور ڈاک خانہ میں منشی محمد اسحاق کی پاس پہنچی اور اس مضمون کی خط
 تعقیبہ اور علماء کی خدمت میں ہی ارسال ہوئے ہیں اور جن صاحبوں کی طرف سے
 جواب اس عرضیہ کا جتنی مدت میں فراغت سے پہنچ سکتا ہے نہ پہنچا تو یہ گمان
 نیا جاوے گا کہ یہ مسئلہ اون کی نزدیک صحیح اور پسندیدہ ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے مسئلہ
 علیہ حضرات مجتہدین رضی کی ریج مسائل قیاسی اجتہادی کی بالاتفاق جائز ہے کہ
 لکارتین تحفۃ الاخوان کی حصہ میں فتوا مولانا ندیر حسین مدظلہ اور دوسرے علماء
 فاضلہ اس کا یہ ہے کہ تقلید مجتہدین کی اس عقیدہ سے کہ یہ لوگ حضرت کی امت
 کے علماء اور بیان کر نیوالے سنت نبوی کی ہیں نہ متبع مستقل تاہر اون کا اتباع
 صرف بقصد اتباع جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے۔۔۔۔۔
 ہے اور اس مقلد کی اجمال اور عبادات صحیح ہیں لیکن نظر اوپر اسباب تحقیق
 کے نہ کیے بارادہ اتباع آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اللہ الباقی

صاحب
 المدظلہ
 میں
 عجز
 صاحب
 المدظلہ
 میں
 عجز
 صاحب
 المدظلہ
 میں
 عجز
 صاحب
 المدظلہ
 میں
 عجز

کتاب فی التفسیر فی القرآن کریم
تفسیر القرآن کریم
تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تفسیر القرآن کریم

تیسرا اور فقیر اور مجتہد اور مسلم الثبوت اور اوس کی شیخ اور مفتی الحصول
 عقد فرید و در مختار طوابع الانوار فتح القیر آمول فتاوی عالمگیر شرح
 سفر السعاده حجة السد البالغہ مختصر الاصول ایضاً الحی تنویر العینین صراط مستقیم
 تحصیل النصف منیر ان الشرائع کشف الغمہ البحر الرائق التہر الفائق عقد الجکتب الانوار
 وغیرہ اور ص ۷۰ وغیرہ میں بعض احوال بعض متاخرین کی ضروری ہونی تقلید معین
 مذہب واحد میں ہی نقل کئے ہیں لیکن ادن پر کوئی دلیل شرعیہ قائم نہیں ہے
 اور ص ۷۰ میں امام ابو حنیفہ رضا اور ابو یوسف رحمہ اور محمد رحمہ کا قول واجب نہ ہونے
 تقلید معین کا نقل کیا ہے عالمگیر یہ سے چنانچہ سطر ۱۵ میں لکھا ہی قال محمد ہذا لکھ
 قول ابی حنیفہ و ابی یوسف و قولنا یعنی کہا امام محمد رحمہ نے یہ تمام (بیان گزشتہ کہ کیا
 ایک فقیہ کی قول پر اور دوسری بار دوسرے کے قول پر عمل کرنا جائز ہے) یہی ہی
 قول امام ابی حنیفہ اور ابو یوسف کا اور میسرا اور تحفہ المتقین کی صفحہ ۴۶-۱ اور
 جامع حاشیہ پر جو عبارت تحصیل التفرع شیخ عبدالحی رحمہ کے منقول ہی اور
 یہی ہی مطلب ہے اور حجة السد البالغہ کے ص ۷۰ ۷۱ ۷۲-۱ اور ص ۱۵۸ میں
 ہی کہ چوتھے صدی تک مسلمانوں میں تقلید مذہب واحد معین کا رواج نہ تھا
 اور تحفہ الاخوان میں ہی ص ۲۹-۱ اور ۳۰ کہ ضرور ہونے تقلید معین مذہب واحد
 پر سب متاخرین کا یہی اتفاق نہیں ہی بلکہ محققین متاخرین ہی تقلید غیر معین
 کو جائز کہتے ہیں چنانچہ عقد الحجج میں ہی کہ کثرت علماء تقلید غیر معین کی جواز
 کی طرف ہیں اور یہ وہ بات ہے کہ جم گیا اس پر اتفاق چاروں مذہب کے مفتیوں کا
 متاخرین ہی اور کتاب انصار مولوی ہار شاہ حسین صاحب کے ص ۵۵ سے
 ۱۸۱ تک کی عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تقلید معین مذہب واحد پر
 حقیقت میں واجب نہیں ہی لیکن اسباب بعضے واردات کی تقلید مذہب

۱۰
 وہ عبارت ہی
 ان اس کا
 قیل لما لا یزید
 جمعین علی تقلید
 الخالص الذی
 وہ عبارت ہی
 غرض ان ابی
 البراہین کہ
 جمعین علی تقلید
 الخالص علی مذہب
 واحد الخ
 وہ عبارت
 یہ ہے مذہب
 ان کے جواز و وجوب
 انقل علی
 الاتفاق من
 المذہب الذی
 من المتأخرین
 اختصاراً

۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰

کچھ قصور یعنی نقصان دین یا نقصان حلقہ وغیرہ کا معلوم نہ ہو سکتا ہے۔
 بسبب نقصان راوی کی کچھ شک پر جا رہا ہے تو وہ حدیث ضعیف کہلاتی ہے اور
 غیب میں سوخ وہ حدیث ہے کہ حضرت سے اس کا حکم ثابت ہوا اور یہ ثابت نہیں ہوا
 کہ حضرت نے اس حکم کو موقوف اور سوخ فرمادیا ہو اور معنی سمجھ میں آجائے اور لوگوں
 اپنی تحقیق سے اور عامیوں کو علماء و نیدار کے بتلانے سے اور قرآن اور حدیث
 کے معنی ٹھیک و سہی ہیں کہ محققین مفسرین محدثین مجتہدین سلف صالح فی سچے
 ہیں نہ وہ کہ بعضے ملحد اور بعضے بدعتی اور بعضے جاہل کج فہم اس زمانہ کی دعو
 عمل بالحدیث کا کرنے والے بلکہ بعضے واعظ بے علم بلکہ بعضے مولوی صاحب ہی
 کچھ کا کچھ سمجھتے اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں نعوذ باللہ منہا اور بعضے وقت قرآن
 حدیث کے معنی حقیقے سمجھ میں نہیں آتی اور بعضے مقام میں معنی حقیقی یا ظاہر
 مراد نہیں ہوتی بلکہ تغلیظ یا کچھ تاویل مراد ہوتی ہے اور بعضی مقام میں امر محجب
 یا جہتیت ہوتا ہے اور واجب سمجھا جاتا ہے مثلاً قولہ تعالیٰ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ
 الْاَیَّ لَیْسَیْ جِبَا تُمْ زَمِیْنٍ مِّنْ جِلْوٍ تَمُّرْ کُنَاہِیْنِ نَا زَا قَصْرُ کُنَاہِیْنِ زَمِیْنٍ مِّنْ جِلْوٍ
 سے مراد سفر ہے نہ گھر سے مسجد تک چلنا اور قولہ تعالیٰ یَوْمَ نَقُصِّلُ الثُّوْمَ اِلَیْہِ لَیْسَ
 جِسْمٌ مِّنْ کُوْمٍ اَوْ قَتْلٌ کِبَا تُوَاوَسْ کِیْ جَزَا جَنِّہِمْ ہِیْ ہِمَّشِہِ رَسْبِ اَوْسِ مِّنْ اَسْ
 اَیَّہِ مِّنْ حَقِّیْلٍ مَّرَادِہِیْنِ یُوْنِ تُوَسْلَمَانِ زَانِیْ کُوَسْلَمَارْ کُرْنَا اور قاتل کا قص
 جو حاکم پر واجب ہے یہ کام ہے تو قتل مومن ہیں اور قولہ تعالیٰ اِنَّ الْجَزِیْرَیْنِ
 فِیْ عَذَابِ جَنِّہِمْ حَالِدُوْنَ لَیْسَیْ گنہگار جہنم کے عذاب میں ہمیشہ ہونگے یہاں
 ہر گنہگار مراد نہیں ہے یا کافر مراد ہیں یا حکم تغلیظ کا ہے اور یہاں ہی قولہ تعالیٰ
 وَ مِّنْ لَّیْسَیْ اَللّٰہُ دُرُّ سُوْلَہُ وَ تِیْعَہُ حُرُّ دُوْہِ الْاَیَّہِ لَیْسَیْ جِسْمٌ اَلدَّاورِ رَسُوْلِ کِیْ
 یا غفر بانی کی اور اس کی حدوں سے باہر نکلا او سکو اندھاگ میں داخل نہ کیا

[illegible]

شناہت پس بعد ثبات ہو جانے حضرت کے حکم کے گئی اور گیسٹرف رجوع کرے اور یہ تمام اہل اسلام کا متفق علیہ ہے اور اس میں سوائے بے ایمان اور منافق کے کسی کو اختیار نہیں ہے اور اس مسئلہ کے اثبات کے واسطے سوائے قول اللہ اور رسول کی کوئی دلیل نہیں قبول بلکہ اوپر خوف کفر کا ہے کیونکہ قرآن مجید میں قریب ستر کے آیات کریمہ وار د ہیں در باب اتباع حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کسی اور کے قول کی سند لانا کی ضرورت ہے بلکہ حضرت کے قول کو سند لانا چاہیے واسطے متابعت کسی اور نہ کسی اور کے قول کو سند لانا واسطے متابعت حضرت کے لیکن بعض صاحب لمبب ناواقفیت یا تعصب کے حدیث پر عمل نہ کرنے کے بعضے عذر اور طرح کے لایا کرتے ہیں کہ حدیث کا سمجھنا مشکل ہے یا یہ حدیث کہیں منسوخ نہ ہو یا اس کی کچھ تاویل ہوگی اور ایسے عذرات کے جواب تھتہ الانوال میں ص ۱۱۳ ص ۱۱۴ ص ۱۱۵ تا ص ۱۱۸ بہت شائستگی سے لکھے گئے ہیں سوائے شخصوں کے سمجھانے کے واسطے بعضے بزرگان دین کے قول نقل کئے جاتے ہیں ہذا ینہ فینہ لانی قول الرسول علیہ السلام لا ینزل عن قول المفتی یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول درجہ میں مفتی کی قول سے کم نہیں اور کافی اور حمیدی سے منقول ہے عقد مجید میں د قول المفتی یصلح دلیلاً شرعاً فقول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اولی یعنی قول مفتی کا دلیل شرعی ہو سکتا ہے تو قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بدرجہ اولیٰ ہی اور بحر الرائق میں لانی ظاہر الحدیث واجب العمل بہ یعنی ظاہر حدیث پر عمل کرنا واجب اور وضع العلماء میں ہی کہ ابو حنیفہ رحمہ نے فرمایا ائمہ کو اقولی بکتاب اللہ تعالیٰ ائمہ کو قولی بخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائمہ کو قولی بقول اصحابہ رحمہ یعنی چوڑ دو میرے قول کو ساتھ آیت کے اور ساتھ حدیث کے اور ساتھ قول صحابہ رحمہ کے آئینا اذا صح الحدیث فوئذ ہی یعنی جب حدیث صحیح ہو جاوے وہی میرا آئینہ ہے اور نہایت انہایہ میں یوں ہے اذا وجد أحد حدیثاً

[illegible]

بے شبہ اور بے دوسا اس اور بی تاہل بغیر رجوع کے طرف مجاہد کے اوپر
 عمل کریں اسے یہ سب نقل کیا گیا تحفۃ الاخوان سے بطور اختصار کے اور اوپر
 اس باب میں اور بہت اقوال لکھے ہیں صفحہ ۹ سے ۱۰۹ تک اور بعضہ اور موان
 میں اور بعضہ شخص جو بعضہ غدر حدیث پر عمل کرنے میں لایا کرتے ہیں تو وہ سارے
 ہی عذر فقہ پر عمل کرنے میں ہی ہو سکتے ہیں یہ بیان مفصل تحفۃ الاخوان میں ہی
 ص ۱۱۵ سے ۱۲۸ تک و تان دیکھے اور کیفیت حاصل کیجئے اور تحفۃ المتقین میں
 ص ۵۲ سے ۵۶ تک پھر وہ شخص جو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
 رکھتا ہے اور سکو لازم ہے کہ جب حضرت کی حدیث صحیحہ پاد سے اور اس کی
 علماء و نبدار سے معلوم ہو جاوین تو بلا تاہل اوپر عمل کرے لیکن حضرات
 ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اور کتب فقہ سے بدستور حسن ظن اور حسن ادب سے
 آویز یہ حدیث اگر مخالف قول امام کے ہو تو یہ گمان کرے کہ امام علیہ الرحمۃ کو نہ ملی
 جھوٹی یا ملی ہوگی لیکن اس کے نزدیک صحیح نہ ہوئی ہوگی اب ہکو بذریعہ دوسرے
 اماموں کے مل گئی بہت احادیث ہیں کہ بعضہ ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم بلکہ بعضہ صحابہؓ اور
 تابعین رضی اللہ عنہم ملی ہیں چنانچہ کچھ بیان اس کا تحفۃ الاخوان میں صفحہ ۱۳۶ سے
 ۱۴۸ تک ہوا ہے اور اوسیکے ص ۱۵۰ میں یہ فتوے مولانا سید ندیر حسین
 صاحب کا منقول ہے کہ حضرات محدثین اور مجتہدین اور اوان کی تابعین
 اور مصنفان کتب علی حسب مراتب حافظ دین میں اور صدق ہیں آیہ کے ہیں **وَإِنَّمَا لَكُمْ فِی الدِّینِ حَرَجٌ مِّنْ عَمَلِ الصَّالِحِیْنَ**
فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُم مِّنَ الْمَوْتِ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ اللَّهِ اور انکو بدینے اور سب سے یاد
 کرنے والا گمراہ اور چوٹا را فضی اور واجب التعمیر ہے لیکن معصوم بہر قول
 میں بد اعتقاد کرے اور رفع یدین ساتھ رکوع کے حضرت ابو حنیفہ رحمہ کے
 نزدیک اسکا مسنون ہونا ثابت نہیں اور قیون اماموں کے نزدیک مسنون

لکھنے والے اسکا کتب
 ان بزرگوں کے
 ہاتھ سے حفاظت
 اپنے دین کی خاطر
 ہے اسلئے
 اسکا نقل کا قول
 ہے کہ یہ ذکر کیجئے
 نازل فرمایا اللہ
 اسکی حفاظت
 کرنے والی ہیں
 سے خبر خیر ہے
 اسکا نقلی اور
 بزرگوں کو چاہئے
 طریقت اور سب
 مسلمانوں کی طرف
 سے صحابہؓ کا یہ قول
 فضی اور حجت
 اور تعزیر اور ذکر
 اور تعزیر اور ذکر
 اور تعزیر اور ذکر

[illegible]

اختلاف مذہبوں کا اس دین میں بڑی غمیت اور فضیلت ہے اور اس میں ہمیں
 ہے باریک کہ عالموں کی جانتا ہے اور جاہل اس میں نا بیار ہے میں سو اس بات
 کی تحقیق اور دفع حیرت کے واسطے تحفۃ المتقین کی دوسری فصل کو بغور ملاحظہ
 فرمائے اور اسکے تمام مضامین کو ذہن میں بیٹھائے کہ نہایت مفید ہے یہاں
 آنا ہی سمجھ لیجے کہ اصول دین اور بڑے بڑے مسائل ضروریہ میں کون کون سے اختلاف
 نہیں ہیں ان بعض مسائل فروعی جزوی میں اختلاف ہے جو مسئلے کہ قرآن اور
 حدیث سے اچھی طرح ظاہر نہ ہوئے اور ان میں علماء راست نے بہ سبب
 اختلاف روایات کے یا بہ سبب قیاس اور اجتہاد کرنے کے اختلاف کیا ہے
 اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی منظور تھا کہ یہ اختلاف ہو اور اس

اختلاف کو آپ نے رحمت فرمایا ہے اور دلائل ان مسائل کے اپنے اپنے جگہ پر
 مرقوم ہیں بعض علماء حنفیہ حدیث رفع یدین اور آمین جہر کو بے غور و بے تامل منسوخ
 کہہ دیتے ہیں اور بعض کچھ اور تاویل کرتے ہیں اور بعض محقق علماء حنفیہ آمین جہر
 اور سنہ اور رفع یدین اور عدم رفع دونوں طرح سے سنت جانتے ہیں غرض کہ
 منکر حدیث کا کوئی نہیں ہے اور اس کی تحقیق اور تفصیل رسالہ توبیر العین اور طریق
 اور تحفۃ المتقین میں دیکھنا چاہئے اور بعض جاہل بے باک کہ دین کے ساتھ سے
 جاتے رہنے کا لحاظ نہیں کرتے یہ کہہ دیتے ہیں کہ آمین جہر اور رفع یدین اگرچہ سنت
 ہے لیکن ہمارے مذہب میں جائز نہیں یہ لوگ تو حساب سے خارج ہیں کہ اس
 کلام کے ساتھ اپنے مذہب کو مذہب اہلسنت سے بلکہ دین اسلام سے خارج
 کئے دیتے ہیں کیونکہ حضرت کی سنت پر عمل کرنے کو ناجائز ہے سمجھیں جو مسلمان نہیں
 اور اس امر کا کچھ بیان تحفۃ الاخوان میں حصہ ۱۱ - اور تحفۃ المتقین میں حصہ ۵۲
 ہوا ہے اور بعض شخص کہ خدا اور رسول سے شرم نہیں رکھتے یہ کہہ دیتے ہیں
 کہ ایسے کام اگر کوئی شخص اٹھائے مذہب ہو کہ نہ کہ نہ مذہب نہ ہو کہ نہ

[illegible]

جس کسی کے نزدیک یعنی علماء کو اپنے تحقیق سے اور عوام کو علماء کے بتلانے سے
اس کا کلمہ منت ہونا ثابت ہو وہ ادھر پر عمل کرے اور جس کے نزدیک ثابت نہیں ہوا
..... وہ نہ کرے اور تحقیق کرتا رہے

لیکن کرنے والا نہ کرنے والا نہ کرنے والا کرنے والے کو برا اور بد مذہب

نجانے بلکہ سنی مسلمان جاہلین اور آپس میں محبت رکھتے ہیں اور ایک دوسر کو بد مذہب کہتے ہیں اور ایک
دوسر کے حق پر غارِ ظلمین نووسی میں ہے۔ حدیث کہ علماء و دین انکار اوس کام پر کرتے ہیں
کہ بالاتفاق بُرا ہے اور اختلافی پر انکار نہیں ہے اور مدارج النبوة شیخ عبدالحق
میں ہے حدیث ۹۹ م و در امرے مختلف قبیح یکدیگر نسیاید کردوهریکے را

بجال خود باید گزاشت صحابه رض اور تابعین اور حضرات مجتہدین اور علماء

دین میں مسائل فروعی میں اختلاف رہا مزاج اور فساد نہ تھا چھ بیان اسکا تحفۃ الاخوان میں حصہ ۷ سے ۱۲ تک اور ۵۵ اسے ۷۷ تک اور تحفۃ المتقین کے عقلی دوسرے میں دیکھنا چاہئے اور جزیل الموابہب جلال الدین یسویج میں ہے کہ اختلاف پڑا تھا صحابہ رحمہمین اور وہ بہترین امت تھے سو اول میں سے کوئی ایک دوسرے سے نہیں جھگڑا اور نہ دشمنی کی اور

حجۃ الہدایۃ میں لکھا ہے حصہ ۶ ص ۸۷ و قد کان الخ یعنی یہ کتاب صحابہ

اور تابعین اور تبع تابعین میں بعضے صاحب نمازین لبسم اللہ پڑھتے

ہے اور جسے حسینؑ اور عیسیٰؑ اور سلوکا پر رہتے تھے اور جسے آ

اور انکسے اور تم سے وضو کرتے اور بعض مہینوں اور بعض ذکر کے چھوٹے سے

اور عورت کو شہوتہ کے ساتھ چومنے سے وضو کرنے اور بے نقاب نہ کرنے اور

بعض آگ کی پکی چیز سے وضو کرتے اور بعض نہیں اور بعض اونٹ کا گوشت

[illegible]

اور حضور قلب کے اول وقت میں جماعت کے ساتھ اور ادائی زکوٰۃ نشا ط خاطر
 سے اور ادائے روزہ ماہ رمضان اور حج فرض اور حاجت روائی مساکین
 و صاحب حاجات اور نکاح بیوگان اور اصلاح بین الناس اور تعمیر مساجد ساتھ
 ادا کرنے نمازون اور جماعتوں کے نہ صرف عمارت مسجد مبارک اور اصلاح اور
 تعمیر مدارس ساتھ پڑھنے پڑھانے علوم دین کی بہ نیت عمل اور تقسیم اور
 ثواب آخرۃ کے نہ ساتھ پڑھنے پڑھانے اور علوم کے جو دین سے علاقتہ
 نہیں رکھتے اور نہ ساتھ نیت حصول فخر اور شرف اور دنیا کمانے کے اور اشاعت
 علوم وغیرہ امور خبیثہ میں کوشش کریں نہ یہ کہ جزوی مسائل فردی میں لڑیں
 اور جھگڑیں اور اپنے اوقات میں خلقِ کبیرہ اہل اس زمانہ میں چند امور باعث
 نزاع اور فساد ہو رہے ہیں از انجملہ ایک بڑا امر مسئلہ تقلید
 کا کہ بعض صاحب ایک مذہب کا پابند ہونا ضرور جانتے ہیں اور بعض ضرور
 نہیں جانتے اور بعض کہتے ہیں کہ وقت مخالف ہونے مسئلہ فقہ کے حدیث سے
 فقہ پر عمل کرے اس واسطے کہ مبادیہ حدیث ضعیف یا منسوخ ہو یا حدیث کے
 کچھ اور معنی ہوں کہ ہماری سمجھ میں نہ آئے ہوں اور بعض کہتے ہیں کہ جب
 حدیث صحیح ملے اور اس کا منسوخ ہونا معلوم نہ ہو معنی اس کے علماء دین دار
 واقف فن حدیث سے پوچھ کر بلا تامل اس پر عمل کرے خواہ فقہ کے موافق
 ہو یا مخالف اور ایک امر آئین لپکار کر کہنا نماز جہر میں اور رفع یدین کرنا
 رکوع کے کہ بعض کہتے ہیں سنت ہے اور بعض کہتے ہیں سنت نہیں اور
 ایک امر مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنا کہ بعض ضرور جانتے ہیں اور بعض نہ
 اور ایک امر صحت حرف صداد کے کہ بعض اس کی آواز کو قریب اور مشاہد
 و آواز طار کے نکالنے میں اور بعض متشابہہ دال کے کر کے اور ایک امر تلواع

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

[illegible]

اور وہ حق پر تھا تو اود کے لئے جنت کے سچوں میں مکان بنیگا اور جسے
اپنا خلق اچھا کیا تو اود کے لئے جنت کے اونچے میں مکان بنیگا و اللہ اعلم
بالصواب فقط والسلام اس مسئلہ کو ملاحظہ فرما کر مولانا ندیر حسین صاحب نے یہ لکھا

سید محمد
ندیر حسین

مذہب معتدل ہمیں بہت الراقم العاجز محمد ندیر حسین
اور مولو سے حفیظ اللہ خان صاحب نے لکھا کہ مقتضائے انصاف

۱۲۹۱
محمد عبد السلام

۱۲۹۱
سید شرف

۱۲۹۱
حسن حفیظ
حسن اللہ

ہمیں بہت مانندہ میسران

سید احمد حسن اور مولوی امیر احمد صاحب فرزند مولانا سید امیر حسن
صاحب مرحوم سہوانی نے یہ لکھا - ہذا اُحْسُنُ الْاَقَاوِلِ وَظَلَمْتُ مِنَ الْاَبْطِلِ
عَالَا ضَالِلِ وَعَلَى الْاُتْرُقْدِ السَّبِيلِ وَلَهُ الْحُجْرُ فِي كُلِّ بَكْرَةٍ وَاصِلِ مُنْقَطَةٍ
الْحَبْسَةُ الْخَالِلِ الْحُجَانِي السَّيِّدُ امِيرُ اَحْمَدِ النُّقُومِي سہسوانی نے یہ کہتے یہ قول
سب قولوں سے بہتر ہے اور اسکا خلاف باطل اور گمراہی ہے اور
بہت پر پہونچتی ہے میانی راہ اور اوسیکے حد منرا دار ہے صبح و شام
یہ لکھا بندہ گمنام تقییر دار سید احمد نقوی سہسوانی نے

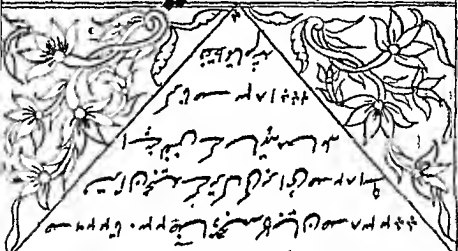
اور مولو سے محمد بشیر صاحب سہسوانی نے یہ لکھا اعدل مذاہب و دین
باب ہمیں بہت بکثرت محمد بشیر عفی عنہ نے بہت بہت متدل مذہب اسباب میں
ہی ہے - اور مولو سے عبد الباری صاحب سہسوانی نے لکھا ہذا
مَسْأَلَةُ عَلِيٍّ فِي مَسْئَلَةِ التَّقْلِيدِ وَبِمَا جَلَّ عَنْ الْاِغْتِافِ لِعَبِيدِ
وَبِالْحَقِّ قَرِيبٌ وَلِلْقَبُولِ حَقِيقٌ كَتَبَهُ السَّيِّدُ عَبْدِ الْبَارِي حَنَانَةُ اللَّهِ عَنْ الشَّيْطَانِ
الساہر ہے یعنی یہ ایسا قول ہے جسپر اعمام و کیا جاوے تقلید کے
مسئلہ میں اور تعصب سے نہایت دور ہے اور حق سے نہایت نزدیک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تکمیل پر بیان فہرست بعض مطالب مفیدہ ضروریہ تحفۃ الاخوان کی کہ کتاب مختصر جہاں معتدل
 نے افراط و تفریط ہے اور اسوۂ اطہر مولانا محمد حسین صاحب فقیر نے اوس کی تاریخ
 یہ لکھی ہے کہ آج مذہب کا اعتدال ہوا اور لائق یہ ہے کہ حرف حرف اوس کا
 سے آخر تک مطالعہ کیا جاوے اور اوس کی فہرست مسائل تقلید کی رسالہ مصلحت
 میں صفحہ ۳ سے صفحہ ۲۸ تک اچھی ترتیب سے لکھی ہے اوس ترتیب میں تحفۃ الاخوان میں دیکھا جائے
 اور بعض مطالب کی یہاں لکھی گئی ہے۔ فائدہ دیکھئے رسالہ ہامی نو تصنیف کا آداب پوچھنے
 اور عمل کرنے میں اصل کا حصہ ۳ و ۴ و ۵۔ مسلمانوں کے حقوق اور آپس میں محبت کرنا
 حصہ ۵ تا ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ تا ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰
 صلح فاسقوں سے حصہ ۴۱ و ۴۲۔ اتفاق کرنے امور دین میں سہی کرنا حصہ ۴۳ و ۴۴
 اہم رضا اور مجتہدوں میں باوجود اختلاف کے نزاع اور بعض نہایت حصہ ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰
 و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰
 لی حصہ ۷۱ تحفۃ محمدی کہلانا حصہ ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰
 خستہ فانی در میان مجتہدین اور صحابہ کرام کے حصہ ۹۱ تا ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰
 سبب اختلاف کا حصہ ۱۱۱ حکم ایجاد ہی اور ایحال حصہ ۱۱۲ دین کے نہایت بگڑنے کا
 سبب حصہ ۱۱۳ چار مصلحتوں کا بیان حصہ ۱۱۴ حرمین شریفین کی مسند کا بیان
 حصہ ۱۱۵ مصلحت کی رعایت کا بیان حصہ ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰
 کا بیان رسالہ مصلحت عظیمہ میں اچھا ہوا سے غلط اور نصرتۃ الاخوان میں حصہ ۱۳۱
 آیات قرآنی در باب اطاعت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ ۱۳۲
 عمل کرنا حدیث پر بر خلاف قول مجتہد کے حصہ ۱۳۳ تا ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰
 حدیث پر عمل کرنا کیونکہ کہ قول کی سند بکرا ہے اور اس سے حصہ ۱۵۱ تا ۱۵۲

یہ کتاب تقلید میں بہت سی مصلحتیں ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔
 ۱۔ اس کتاب میں جو مسائل ہیں ان میں سے بعض مسائل ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔
 ۲۔ اس کتاب میں جو مسائل ہیں ان میں سے بعض مسائل ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔
 ۳۔ اس کتاب میں جو مسائل ہیں ان میں سے بعض مسائل ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔
 ۴۔ اس کتاب میں جو مسائل ہیں ان میں سے بعض مسائل ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔
 ۵۔ اس کتاب میں جو مسائل ہیں ان میں سے بعض مسائل ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔
 ۶۔ اس کتاب میں جو مسائل ہیں ان میں سے بعض مسائل ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔
 ۷۔ اس کتاب میں جو مسائل ہیں ان میں سے بعض مسائل ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔
 ۸۔ اس کتاب میں جو مسائل ہیں ان میں سے بعض مسائل ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔
 ۹۔ اس کتاب میں جو مسائل ہیں ان میں سے بعض مسائل ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔
 ۱۰۔ اس کتاب میں جو مسائل ہیں ان میں سے بعض مسائل ہیں جن کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔

کتاب الفوائد السنية



الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

أما بعد

فإن من أعظم النعم التي أنعم الله علينا

بأن جعل لنا ديناً عظيماً

وهدانا لهذا الدين

والله أعلم بالصواب

والحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

أما بعد

فإن من أعظم النعم التي أنعم الله علينا

بأن جعل لنا ديناً عظيماً

وهدانا لهذا الدين

والله أعلم بالصواب

فہرست مطالب کتاب المصالح

۱	برائی نسا اور اجنبی کی	۵	تقلید غیر معین مل عطا قدیم و جدید	۱۵	مسئلہ بیعت پر عمل کرنا فقہ کو چھوڑ کر
۲	گمان پر غلط عقیدوں کا سوا ذخیرہ	۷	سب الامون کو حق پر کہنا ظاہر	۱۶	برائی اس حال کی کہ حدیث پر عمل کرنا
۳	حسین صاحب سے		داخلین میں		درست گناہ نہیں
۴	مسئلہ تقلید کا جائز ہونا	۸	تین چہاں بیان میں گونا گویا کہنا	۱۷	حدیث پر عمل کرنا کیونکہ کس قول کی نہ ہو کرنا
۵	مسئلہ ایک مذہب خاص کی تقلید	۹	لازم اور واجب کرنی ایک مذہب	۱۸	مسئلہ عوام کا حدیث پر عمل کرنا
۶	واجب نہ ہونا	۹	کی برائی	۱۹	تقریر حنیفہ اور دیگر عمل کرنا کی طرح
۷	فہرست عجیب آثار و عیال	۱۰	تقلید حرام کے اقسام	۲۰	مسئلہ یہ کہ حدیث شافعی مذہب کی ہے
۸	حدیث تقلید	۱۱	گزارش حدیث اور علماء کا جو	۲۱	یہ کہ حدیث اس حدیث پر سب کا نام
۹	اجماع ہونا تقلید غیر معین پر	۱۲	تقلید ایک مذہب کو مصلحتی ذات	۲۲	عمل میں کیا
۱۰	صحابہ کی سیرت پر عمل کرنا اور	۱۳	فرائض میں	۲۳	حدیث پر عمل کرنا تاہم جان پر لازم
۱۱	ان کے سوا اور کسی مخالفت سے بڑا	۱۴	حضرت کے اجتہاد کا بیان	۲۴	مسئلہ دوسرا مذہب
۱۲	جو بھی حدیثی تقلید کا حال	۱۵	جلالینا عثمان کا بعضے فنون	۲۵	مسئلہ یہ کہ حدیث کی سنت ہے لیکن
۱۳	متاخرین کا اتفاق تقلید غیر معین	۱۶	دین میں قیاس ناقص کے کلام	۲۶	مذہب ضعیف میں نہیں
۱۴	رضو نہ پر عمل کرنا اور فتویٰ دینا	۱۷	کرنا اور کسی چیز کو واجب یا حرام کرنا	۲۷	مسئلہ جابدن مذہب کے سوا
۱۵	قول ابو حنیفہ رحمہ اور صاحب اور	۱۸	ایک مذہب کے سوا تمام شریعت کو معزول	۲۸	اور دیگر عمل کرنا
۱۶	دوسرے فقہاء کا تقلید غیر معین	۱۹	کر دینا	۲۹	مسئلہ یہ کہ حدیث قول مولانا ترمذی حسین
۱۷	عامی کا مذہب معین نہ ہونا	۲۰	حدیث پر عمل کرنا اور گناہ میں	۳۰	صاحب حضرت مجتہدین اور علماء
۱۸	تقلید مفسرین کی	۲۱	ایک مذہب کے قول کو ترک کر کے دوسرے	۳۱	کی شانیں
۱۹	ضرورت پڑنے ایک مذہب میں	۲۲	پر عمل کرنا	۳۲	مسئلہ مسائل میں اختلاف ہونا
۲۰	ایک مذہب پھر نہ حدیث میں آیا	۲۳	مسئلہ کس کی صورت دین میں	۳۳	موجب بغض کا نہیں ہے
۲۱	نہ کسی مذہب یا مذہب نہ ہے	۲۴	مسئلہ عقیدہ دین کے چار کئی قیاس	۳۴	مسئلہ وقت اختلاف علماء کے
۲۲	ناشکو اہل ائمہ کے کا بیان	۲۵	مسئلہ عقیدہ دین کی خطا پھرنا	۳۵	عوام کو کیا کرنا چاہئے

قوله مسلمہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا حکم فرمایا ہے لیکن جو مسئلہ قرآن شریف اور حدیث شریف سے اچھی طرح معلوم نہ ہوا وہ میں کسی مجتہد خاص کی تقلید کرنا جائز ہے یا نہیں جواب جائز بلکہ لازم ہے جس مقام میں اور مذہب کی کتب اور کتاب حدیث صحیح موجود نہ ہوں اس شرح اس مسئلہ کی تحفۃ الاخوان میں صفحہ ۱۳ سطر ۱۹ سے تا صفحہ ۱۶ اور ص ۶۰۔ ۱۷۔ ۱۸ سے تا ص ۶۲۔ ۱۰۰ بعد عبارت رسالہ انصاف اور کتاب نہر الفائق کے مرقوم ہے مسئلہ ایسے تمام مسائل میں ایک ہی مجتہد کی تقلید لازم ہے یا یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسئلہ میں ایک مجتہد کی اور دوسرے میں دوسرے مجتہد کی جواب دونوں طرح جائز ہے۔

ہَلْ يَقْلَدُ غَيْرَكَ فِي غَيْرِ الْمَخْتَارِ لَمْ يَأْمُرْنَا بِمَنْدُوبٍ وَاحِدٍ وَآخَرُ غَيْرِكَ لَكَ فِي مَسْأَلَةِ التَّبَوُّتِ وَالْخَيْرِ لِلْخَيْرِ ابْنِ الْهَامُورِ وَغَيْرِهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ش تائید تقلید حضرت مجتہدین کی یہ مسائل قیاسی کے بالاتفاق جائز ہے کیونکہ انکار نہیں ہے چنانچہ اسکا بیان تحفۃ الاخوان کے ص ۱۳ میں ہے اور تقلید مذہب احمد حنین کی زمانہ سلف میں نہ تھی بعض متاخرین کی تجویز ہے محض بے دلیل چنانچہ اسکا بیان تحفۃ الاخوان میں ص ۲۴ سے ص ۹۵ اور بعض اہل مذاہب میں اکثر کتب اصول اور فقہ مذہب حنفی وغیرہ سے لکھا گیا ہے اور میں سے بہت کم اور مختصر یہاں نقل کیا جاتا ہے اسطور پر کہ اول ہند سے تعداد صفحہ تحفۃ الاخوان کا اور اسکے بعد ہند سے تعداد سطر اسی صفحہ کا کہیں شروع عبارت کا اور کہیں نہ سچ میں سے

مخصوصہ مضمون اول اسکے بعد نام اصل کتاب کا جسکی عبارت ہے یا نام بعض اکابر دین کا جسکا قول ہے اور بعد اسکے خلاصہ مضمون اس عبارت یا قول کا تاکہ بموجب نشان مہدیوں کے تمام اور مفصل تحفۃ الاخوان میں دیکھ لیا جاوے ص ۲۲ سے ص ۸۰ مسلم الثبوت و تحریران بہام رحم ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰

[illegible]

حضرت ابوالمعالی ح مطابق قول ابن ہمام ح در تحریر وقوع القدر واجب ہونے پر تقلید مجتہد
 معین پر نہ کوئی دلیل شرعی نہ عقلی ۲۶ و ۳۰ ابن حجب و عضد الدین تقلید مجتہد معین کی
 واجب نہیں ۲۶ و ۲۸ روضہ لازم فروعی جس مذہب سے چاہے فتویٰ پوچھے لیکن آسان مسئلے نہ چنے ۲۷
 ابن ہمام ح وانا لا ادری الخ میں نہیں جانتا کہ آسان مسئلے لینا عقل یا نقل سے منع ہو
 ۲۶ و ۲۷ تحبیر لازم نہیں کسی پر سب اماموں کا قول چھوڑ کر ایک امام کا مذہب پکڑنا ۲۷ و ۲۸ فتاویٰ
 عالمگیریہ قول حضرت ایچیفہ و ابو یوسف ح و محمد ح کا کوئی اپنی عورت سے ایک مسئلہ میں پہنچا
 گیا اور ایک فقیہ نے اس عورت کے حلال یا حرام ہونے کا فتوا دیا اور اسے اس پر عمل کیا
 پہر ویسا ہی معاملہ دوسری عورت سے پیش آیا اور اسی فقیہ نے یا دوسرے فقیہ نے اس
 دوسری عورت کے حق میں فتوا دیا برخلاف پہلے فتوے کے اس شخص نے اس پر ہی عمل کیا یہ
 جائز ہے اور اگر ایک فقیہ نے ایک عورت کے حق میں فتوا دیا اور دوسرے فقیہ نے اسی عورت کے حق
 میں فتوا دیا اور اسکے مخالف اگر پہلے فتوے پر عمل نہیں کیا تھا تو دوسرے فتویٰ پر عمل کرنا اور پہلے
 کو ترک کر دینا جائز ہے اور اگر پہلے پر عمل کر چکا تو جائز نہیں ۲۸ و ۲۹ اشرح منہ السعادة شیخ
 عبدالحق پہلے لوگوں میں عوام کو جو عہد تھا مجتہدوں کی طرف بدون لازم پکڑنے ایک کے بلا انکار
 جہاں تک کہ ایک شخص کی ایک عورت بموجب ایک مذہب کے حلال اور دوسری بموجب دوسری مذہب کے
 حرام لیکن ایک عورت کے حق میں دو مسئلے مخالف جاری کرنا جائز نہیں ۲۸ و ۲۹ تحصیل التعرف
 شیخ عبدالحق رح جائز ہے کہ ایک شخص ایک مسئلہ میں حنفی اور دوسرے میں شافعی مذہب ہو ۳۰
 فتاویٰ شیخ غزالدین حامی پر مقرر نہیں کہ ایک امام کے کسی مسئلہ پر عمل کر کے سب مسئلوں میں
 اسی کی پیروی کرے ۳۱ و ۳۲ اجماع الراقی حامی کا کوئی مذہب نہیں ہے اور کا مذہب تو فتوے
 منقذ کا ہے اگر اس کو عالم حنفی نماز کے پہیرنے کا فتوے دے پہیرنے اور اگر شافعی نہ پہیرنے
 کا فتوے دے تو نہ پہیرے اور اگر بغیر فتوے پوچھے کسی مذہب کے موافق نماز اس کی ہو جاوے
 تو کفایت ہے ۳۳ و ۳۴ اکثر اہل اصول حامی کا کوئی مذہب نہیں ۳۵ و ۳۶ عقد الجید حامی کا کوئی
 مذہب نہیں ۳۰ و ۳۱ منقذ بل لا یصح لک حامی کا مذہب صحیح نہیں اگرچہ اپنا ایک مذہب تھیرے
 مذہب اس کا جو تھیرے جس کو دلیل کی پابندی اور صحیحہ موعامہ کا خفیہ شافعی رکھنا انا ۳۷

[illegible]

۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

[illegible]

[illegible]

اب یہ فرمائی کہ آپ نے جو ان چند امور پر قیاس کر کے حکم واجب تقلید شخصی کیا آپ میں ان
سفید بونج کو کسی صفت موجود ہی انکی رائے خطایہ مقرر ہونے سے محفوظ ہے یا اگر اجتہاد اسکے
وحی ساتھ تعلیم کیا ہی آپ خلیفہ راشد اور مجتہد مستقل مسلم الاجتہاد میں کہ کسی آیت حدیث سے یہ
مسئلہ نکالا اور انکی اس رائے کے ساتھ کہنے کہ اصحاب نیز کا مشورہ شامل ہوا ہے کہ ایسی قیاس کا ایسا
حکم لگاتے ہو کہ نہ خدا رسول نے فرمایا نہ صحابیوں کے قول و فعل سے ثابت ہوا اور نہ کسی مجتہد مستقل
مسلم الاجتہاد نے کسی آیت اور حدیث سے استنباط کیا اور طعن لہان میں صاحب جلد دینے حضرت
عثمان کا نسخہ قرآن مجید کو یہ یہی لکھا ہے کہ اول نسخہ کی ترتیب درست نہ تھی اور قرات
شاذہ اور آیات منسوخہ اور بعضی الفاظ تفسیر کے اور نہیں خطا ہو گئے تھے اور بعضی صحابہ نے دعا
قنوت کو قرآن میں داخل اور عوذین کو خارج سمجھا تھا یہ امور بڑی خطرناک اور موجب عدم حفاظت
قرآن مجید کے تھے تو حضرت عثمان گہرے کہ مبادا مثل یہود اور نصاریٰ کے کتاب ہمانی میں
یہوڈا وال دین اور حضرت عثمان رہنے جب باتفاق صحابہ سے قرأت منکرہ آسمانی
کے دوسری قراتوں کا پڑھنا مناسب اور مصلحت نہ جانا اور ان قراتوں کے سب نسخوں کو
جلادیا کیونکہ اگر وہ اپنی جہت سے تو معین ہونا خاص قرأت منکرہ کا دشوار تھا اسلئے کہ جب تک بفضل
حق تعالیٰ چاروں مذہب کی کتابیں بنیامین موجود ہیں اور خدا کے موجود ہیں تو معین ہونا ایک
مذہب خاص کا دشوار ہے سو کب متیسرے مذہب کی کتاب ہو سکتا ہے کہ سو ایک مذہب کے سب مذہب
اہل سنت کو جلاد الغرض حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان چند مصلحت امیشیوں اور
حضرت عثمان کے موقوف کردینے قرات مختلفہ پر قیاس واجب ہونے تقلید معین مذہب احد کا
نہیں ہو سکتا کہ اوپر طائر حکم رسول معصوم علیہ السلام کا اور اجماع صحابہ کا ہے اور تقلید مذہب
معین کو نہ خدا رسول نے فرمایا نہ صحابہ مذہب کا قول اور فعل اور نہ کسی مجتہد مستقل نے قرآن اور
حدیث سے استنباط کیا تو اس صورت میں اور سکا واجب نہیں انہی شرعیات بنا کر پیچھا
اسی بحث میں کتب اصول سے بیان ہو چکا ہے کہ ایجاباً بشریع جدید بدل ہو تغیر
حکم انشاسع یہ مصلحت کیا اللہ کو معلوم نہی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ
کو سوچی چونکہ آخری زمانہ کے بعض علماء کو سوچی سے کوئی کام ایسا شریعت

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مسئلہ میں اس کو مخالف مذہب پر عمل کرے اور اس انتقال پر جن علماء و مفتیان کہیں میں ہو
 تو اس میں مملوکوں پر عمل کرے۔ یہی روئے کوہن لیکن میں نہیں جانتا کہ آسان مسئلہ پر عمل کرنا عقلاً
 یا شرعاً منع ہو اور حضرت کو خود اپنی امت پر لسانی پسند تھی اور عمدہ عبارت رد المحتار کے کہ کتنی
 غرض کے واسطے مذہب کے انتقال کرنا موجب ثواب ہے اور کہیل کی صورت کا بیان تحفۃ المستعین کے ص ۵۰
 اور ۵۹ میں مرقوم ہے مسئلہ کہ حضرت مجتہدین نے کوئی مسئلہ برخلاف قرآن و حدیث کے
 بھی کہا ہے، جواب جوامع از کوثر قرآن یا حدیث کے واضح ہو گیا اور ہمیں اور ہونے کی قیاس کہ دخل نہیں دیا اور
 جوامع قرآن و حدیث سے مشکف ہوا الاچار کو اور ہمیں قیاس کو خرچ کیا اور قیاس صحیح کے ساتھ
 اس مسئلہ کو قرآن و حدیث سے نکالا اور کہیں قیاس مطابق واقع کے ہوا اور کہیں خطا ہوئی اور
 اس خطا میں اول کا کچھ قصور نہیں اور کوہر صورت ثواب ہی ملتا ہے اور قصداً اور غصداً
 نے کہیں کوئی مسئلہ برخلاف قرآن و حدیث کے نہیں کہا و تفصیل ہذا فی دلائل اللیب
 وغینہ واللہ اعلم بالصواب۔ قولہ دخل نہیں دیا اس واسطے کہ امداد رسول کے ظاہر حکم کے
 موجود ہوتے قیاس کرنا حرام ہے چنانچہ اس امر میں چند اقوال ہند گان دین کے مسئلہ کی تائید
 میں بیان ہو چکے ہیں قولہ قیاس کو خرچ کیا ایسا ہی صحابہ کرام نہ کرتے تھے اس مسئلہ کی
 شرح کو تحفۃ المستعین کی فصل دوسری تمام مخصوص ص ۲۰۰ ص ۱۱۰ اور ص ۱۱۰ ص ۱۱۰ اور
 ص ۱۱۰ ص ۱۱۰ میں دیکھنا چاہئے مسئلہ جس قول میں کسی مجتہد کی خطا معلوم ہو اس قول کو
 ترک کرے یا نہیں جواب اس قول کا ترک کرنا ایمان کی بات ہے لیکن مجتہد کی خطا پر کیا
 یہی ہر کسی کا کام نہیں ہے مسئلہ کوئی عالم واقف فن حدیث کا اگر کوئی حدیث صحیحہ غیر
 معلوم النسخ غیر ناقل برخلاف قول مجتہد کے پاوے اس حدیث پر عمل کرے یا نہیں
 جواب عمل کرے بیشک گناہوا حق عند اہل الحق واللہ اعلم بالصواب تحفۃ المستعین ص ۱۱۰
 سلمہ اللہ تعالیٰ سے بڑا تعجب ہے کہ مشرف باسلام ہوئے اور اپنے قدیمی بڑے دین کو چھوڑ کر
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پروا ایمان لائے اور انہیں کے اتباع کے واسطے
 اناربت اور وطن اور آسودگی و پاسے بے بیاد کو ترک کیا چنانچہ تحفۃ اللہ ص ۱۱۰ ص ۱۱۰
 نہ کر رہے اور باوجود اس بات کے یہ مسئلہ پوچھتے ہیں کہ حضرت کی حدیث پر عمل کرے یا

[illegible]

اور انہوں نے مختلف تبادلات ایک پر عمل کرنے سے شایر یہ اس مسلمین میں جو چہ سنت اور حدیث کے نام سے
 نہوا ہوا اور مجتہدین کو اور میں اختلاف ہوا اور کچھ ایسے کسان تھے اللہ اعلم ان میں سے کچھ اور اس میں مسئلہ کی
 تائید میں تھا و عالمگیری اور شرح منہج السعاده میں صنف مقبول ہوا اور کچھ یہ کہ جواب مسئلہ ہوگا انشاء اللہ
 اور فتویٰ نو کا طوطہ مستحقہ الاخوان میں ہے اس میں تا حد اربعہ کلمہ کہ اگر انجیل یہ جہاں احوال العلوم کی مدد سے
 فان سئل عما یعملہ تحقیقا بنص کتاب اللہ و بنص حدیثہ و لعلہ ما و قیاس علی حق فی حق
 سئل عما یشاک فیہ قال لا ادبرہ یعنی اگرچہ چاہا کہ وہ مسئلہ جو تحقیق میں جاتا ہے ساتھ ظاہر حکم میں
 مجتہد حدیث شریف کے یا ساتھ اجماع ہمت یا قیاس روشن مجتہدوں کے تو فتویٰ دے اور اگرچہ چاہا کہ وہ
 مسئلہ جمیع اسکو شک ہو تو کہہ دے کہ میں نہیں جانتا مسئلہ بعضی شخص کہتے ہیں کہ یہ حدیث تو صحیح
 لیکن یہ حدیث شافعی مہرب کی ہے اس پر عمل نہیں کیے تو ایوں کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث پر اسو عمل
 نہیں کیے تو کہہ کر امام اس حدیث پر عمل نہیں کیا یہ کلام کہتا ہے جواب یہ کہ قرآن کا سخت ہجاء
 اور اگر اس قول کی تاویل نہ کیجاوے تو کلمہ کفر کا ہر شہ الدور و عمل حضرت کی حدیثوں کے منہجوں پر
 تقسیم نہیں کر دیا کہ فلاں فلاں حدیث پر شافعی عمل کریں اور فلاں فلاں پر حنفی بلکہ حضرت کی ہر
 حدیث پر ہر سیکو عمل کر لیا حکم ہر حنفی ہوں یا شافعی یا مالکی یا حنبلی سنی ہوں یا شیعہ یا اصبہنی خارجی
 وغیرہم مسلمان ہوں یا افسکار یا یہودی یا مجوس یا ہنود وغیرہم انسان ہوں یا حق جو کوئی یا ایمان ہو کہ
 حدیث پر عمل کر لیا نجات پاوے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الذین آمنوا والذین ہادوا والنصارى و
 الصابیون من امن باللہ والیوم الآخر و علی صلی اللہ علیہ وسلم جہنم عندہم ولا خوف علیہم
 ولا ھم یخزئون یعنی مسلمان اور یہودی اور نصرائی اور صابیون کئی ہوں جواب میں اللہ اور رسول
 پر او عمل نہ کیا کریں تو انکو مرنے سے پہلے او کو رب کے پاس لاوے گا انکو ٹوڑے اور نہ وہ غم کھاوے گی اور فرمایا قل
 یا ایھا الناس اتی رسول اللہ لیکم جمیعاً یعنی کہہ دے کہ اسے محمد کہے کہ لوگو میں اللہ کا رسول ہوں تم
 سب کی طرف اور امام کا عمل نہ کیا حدیث کی ترک نہ کیا عذر نہیں ہو سکتا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اتباع میں اللہ تعالیٰ نے یہ شرط نہیں لگائی کہ حضرت کی حدیث پر کوئی امام عمل کرے تو اور لوگ بھی
 کریں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ حدیث امام صاحب کو نہ ملی ہوگی یا ملی ہو لیکن ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے
 ہر بہت حدیثیں حضور امیہ بلکہ صحابہ و تابعین کو نہیں ملیں اس واسطے انہوں نے او پر عمل نہیں کیا نہ

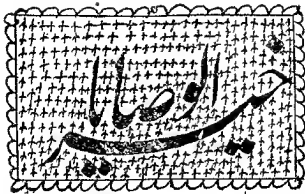
حدیث پر عمل نہ کیا کریں تو انکو مرنے سے پہلے او کو رب کے پاس لاوے گا انکو ٹوڑے اور نہ وہ غم کھاوے گی اور فرمایا قل

[illegible]

عبد الغفور رحمہ اللہ لکھا ہے کہ کتاب حرم الشیائین کے کتب میں ایک کتاب ہے کہ در آن بر سبب نبوی است و اوقات و حجات
 صحابہ میں حسب نہایت تنکد بار کثیر از مواہب ہر کوئی مخالفی با سبب و اجماع نماید از ائمہ میں سب
 بر آید انتہی کذا فی القول الحق مسئلہ چار در سبب شہور کو سو گئی اس امام اہل سنت کے قول پر عمل جائز ہے یا
 نہیں جواب اگر روایت منقول صحیح ہو تو جائز ہے کذا فی شرح التبیان لانا عبد العلی الکنوی شیخ تفتہ الاخوان
 ص ۱۲۸ اس بحث کو مفصل لکھا ہے اور اسی میں ہے ہذا شرح مسئلہ سے کہ حق الامر یہ ہے کہ جن کو سو گئی اچارا مارا
 کر اور وہی تقلید سے منع کیا ہے صرف اسلئے منع کیا ہے کہ اور وہی ہونے کی حایات غلط نہیں ہیں ہاں اگر سو گئی ان
 چاروں کے کسی اور مجتہد کی روایت صحیح پائی جاوے تو اوپر ہی عمل جائز ہوگا مسئلہ بعض لوگ حضرت ابو حنیفہ
 کو عیلم اور بے سمجھہ جانتے ہیں اور بے لونی سے یاد کرتے ہیں جواب ایسی لوگ خود جاہل اور بے سمجھہ اور فاسق ہیں
 سبب المؤمن وفق و قتالہ کفر کذا فی الصحاح مطبوعہ دیکھو کہ حضرت ابو حنیفہ کو قصیر جانی والیکاشکر
 جناب ابوعبید الرحمن صاحب کس طرح سے کر رہے ہیں اور جناب مولانا نذیر حسین صاحب کس طرح کا جواب لکھتے دیکھو
 میں اس پر قوف ہے وہ شخص کہ موجدان متہم سنت کو حضرت ابو حنیفہ کی طرف سے ایضاً جانتا ہے ہاں اما ضرور ہے
 کہ یہ لوگ حضرت ابو حنیفہ رحمہ اور سبب مجتہدان عظام کو حضرت کی امر کے عالم کامل جانتے ہیں مقلدان متعصب
 کی طرح ان کو ہر مسئلہ میں خطا سے محضوم اور کسی ایک امام خاص کی تقلید کو دبا نہیں جانتے اور یہی سبب اہل سنت
 کا اور حضرت ابو حنیفہ کے مناقب تفتہ الاخوان ص ۱۳۵ دیکھو مسئلہ حضرت محدثین جیسے امام بخاری وغیرہ
 اور امیر مجتہدین جیسے حضرت ابو حنیفہ رحمہ وغیرہ اور وہی تابعین یعنی مجتہد فی المذہب اہل معنفاں کے کتب میں جیسے
 مصنف شکوہ شریف اور صاحب ایہ اور سلطان فی غیر ہم کیسی شخص تو اور جو کوئی ان پر گونہ مودی اور طعن اور
 عیب یاد کرے وہ کیسا جواب یہ حضرت علی حسب المراتب حافظ دین میں ہیں اور صدق اس کے کہ یہ
 لا اھن بزلنا الذکر و انا لھ لخطون ہ جڑاھم اللہ خیر الخیراء عنا وعن سائر المسلمین ہ اور ان کو
 بدی اور سب سے یاد کرنا لامفاد و گمراہ اور چہرہ اراضی اور واجب التیہر ہے مگر معصوم ہر قول میں اعتقاد
 کریں نظر غور و انصاف دیکھنا چاہئے کہ جناب اہل اور محیب سلما اللہ تعالیٰ کس خوبی اور شایستگی کے
 ساتھ پیشوایان ہیں مناقب ان فراتر ہیں اور چہرہ اراضی اسطوریہ کیا کہ یعنی صحابہ رحمہ کا بگڑا اور اراضی اور
 امیر مجتہدین اور دوسرے بزرگان دین کہ بگڑا چہرہ اراضی ہوا مسئلہ بعضی شخصیں کہتے ہیں کہ مولوی
 نذیر حسین صاحب اور مولوی قطب اللہ بیضا صاحب میں بسبب اختلاف سائل تقلید کو انقض اور عداوت ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين اما بعد
 اخي محمدي مولوي محمد غلام اکبر خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فی یہ رسالہ
 مختصر مفید عام سودہ کر کے بطور مشورہ اس عاجز بیچارے محمد عبید اللہ کو دکھایا
 مجھ کو بہت پسند آیا اور میں ادس کو صاف کر کے مولانا محمد و منہا حضرت سید
 محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ کے حضور میں لیگیا اور حرف حرف سنایا
 مولانا صاحب مدد روح نے بہت پسند اور جزاک اللہ فرما کر اپنے دستخط اور
 مہر سے فرین کیا اور نام اس رسالہ کا اس فقیر نے بموجب فہم اپنے کے خیر الوصیہ
 مقرر کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی خیر اور فیض سے سب مسلمانوں کو فیضیاب
 ہو کرے آمین یا رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد حمد و لغت کے بندہ نالایق ناکارہ خلائق الحقیر المقتدر محمد غلام اکبر صاحب سلمہ اللہ
 عنہ اپنے اجاب اور اولاد کے لئے یہ چند وصتیں تحریر کرتا ہے اور اسکے
 خاتمہ میں اپنے بعض ہم طریق محمدی پیانیوں اور اکابر برادران حنفیہ کی
 افراط اور تفریط کا بیان کر کے کچھ بطور فیصلہ کے لکھ دیتا ہے واللہ
 اعلم بالموفق والعمین پہلی وصیت یہ ہے کہ اپنے خالق و معبود برحق

۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

برحق جاننے کے لئے کسی عالم ربانی ہی قرآن اور حدیث کے دلائل سنبھالنے اور عقائد کے مقدمہ میں قدماء و سلف یعنی صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و محدثین کی عقیدہ کا اعتبار کرے اور انہیں کی موافق عقیدہ رکھے فرقہ اسلام سے ایک ہی فرقہ کو ناجیہ سمجھے جسے فرقہ اہلسنت و الجماعت کہتے ہیں اور یہ فرقہ ناجیہ فقہاء ائمہ محدثین ظاہریہ و غیر ظاہریہ سنی محمدی حنفی مالکی شافعی حنبلی قادری حشمتی نقشبندی سہروردی وغیرہم سب کو شامل ہی جب تک کوئی ان میں سے کسی شرک اور بدعت میں مبتلا نہ ہو تب تک وہ اہلسنت و جماعت سے خارج نہیں ہوتا اور باطل فرقے اسلام کے اگرچہ ہماری ہیں مگر صحت کے وہ ہمارے قبلہ کا استقبال کریں اور ہماری ہی نماز پڑھیں اور ہمارا ذبح کیا ہوا کھائیں اور اسی جبقدر رعایت شرع میں کی گئی ہے مرعی رکھے اور حکم کفر کا نکرے اور جب تک وہ مقابلہ نہ کریں اور اس سے مقابلہ نہ کرے یعنی اس سے نہ لڑے کہ وہ ائمہ اور رسول کی ذمہ داری میں ہیں **یہ شریعت** یہ ہے کہ علماء اور عقلاء حلال کو مطابق قال کے رکھے ظاہر کتاب و سنت پر عمل کرے پانچوں رکن اسلام کے بجالانے میں چست اور چالاک رہے حسب حوصلہ نصیحت و موعظت کو اپنا شعار رکھے پرہیزگاری کو لازم جانے غصہ پیٹنے والا — **مخاصمت** سے بچے والا رہے سچی بات کہنا صادق الوعد ہونا اختیار کرے دلو کو کینہ اور بغض و عداوت سے پاک و صاف رکھے یہاں تک کہ مسلمانوں کا دہندہ بنے کافر پر اپنی اپنی خود غرضی سے بے رحمی نہ کرے خلق محمدی کا پابند رہے عیب جوئی عیب گوئی سے بچے فراخ حوصلہ فراخ ہمت سخاوت پیش رہے حسب طرح ادائے حق اللہ اہتمام کا اوسط طرح بلکہ اس سے زیادہ حق العباد کا رکھے چور بھی و **صیت** یہ ہے کہ اپنے اہل و عیال سے غافل نہ رہے بعد ادا ہے نان و نفقہ اور ان کی تربیت

[illegible]

ہر زمانہ میں ہوتے رہے اور قیام قیامت تک ہوتے رہیں گے اور یہی ہے اعتقاد رکھنے
 کہ مرتبہ اجتہاد کا مثل منصب نبوت کے ختم ہونے ہو گیا چھٹی وضعیت یہ ہے کہ
 شرع کی چاروں چیزیں دلیوں کو جنکو اولہ اربعہ شرعیہ کہتی ہیں علی حفظ المراتب حق جانی کتب فقہ
 بدین نہ ہو فقہاء کی تصحیح زبان پر نہ لاوی جو مسئلہ فقہ کا مخالف قرآن و حدیث کی ہو اسکو
 دے کتب فقہ کی ساتھ خدا صفا و دعا مکر کا سامنا کرے کہ علماء سلف و خلف سے اگر کوئی خطا
 بھی بدلیل ثابت ہو جاوی نامم از کو برانہ کہی کیونکہ بشر ہو و خطا سی محفوظ نہیں ہوتا اور مجتہدین کو
 تو خطا میں ہی ایک ثواب ملتا ہی اس بات کا عقیدہ رکھے متعصب خفیون فی جو مذہب فاسی اور امام شافعی
 کی مذمت کی ہی اور شافعی متعصبون فی خفی مذہب کی علی ہذا القیاس ایسی ہی باہمی و اہیات کی
 بنا کر ہی مذہب اور کسی امام کو برانہ کہے اور وہ جو ائمہ جرح و تعدیل کسی کی نسبت کچھ لکھتے ہیں وہ بحث
 جدا ہے لاکن بحکوب باتوں ہی ختم پوشی ضرور ہے اور سب ائمہ اہل سنت سی حسن ظن اور حسن اذہن
 ساتویں وضعیت یہ ہے کہ اپنے علم و تحقیق کی عترت میں جہانزہ علماء مثل بڑے بڑے محدثین
 اور فقہاء اور مفسرین کی تحقیق کی آگ کی اپنی تحقیق کو نہ بڑا دے ہم قرآن و حدیث میں اکثر محقق
 مفسرین و شارحین کا تابع رہی خصوصاً ایسی مفسرین اور شارحین کا کہ جو تفسیر قرآن کی اکثر احادیث
 صحیحہ سے اور شرح احادیث مجمل کی دیگر احادیث صحیحہ مفصل سی کرتی ہیں علماء محققین ماضین کی
 راہی پر تحقیق پر اپنی راہی کو ترجیح دیکر خود راہی نہ بنے مذاہب سلف سی کسی مسئلہ شاذ و نادر کو اپنے لئے
 طریقہ نہ بنا دے اتباع احادیث میں صحیحین و موطا کو پھر سنن اربعہ یعنی ابو داؤد و ترمذی و نسائی
 و ابن ماجہ کو پھر صحیح ابن خرمیہ اور مسند احمد و سنن دارمی کی احادیث صحیحہ کو دستور العمل ٹھہرا دے
 بعد ازاں دیگر کتب احادیث تیسرے اور چوتھی طبقہ سی جو حدیث صحیح غیر معارض صحیحین و موطا
 پاوی علی میں لاوی کتب متاخرین سی اکثر تالیفات شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ و امام ابن قیم رحمہ و
 ابن حجر عسقلانی رحمہ و شیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ و قاضی شوکانی رحمہ و شاہ عبد الغفر
 مولانا محمد اسماعیل محدث دہلوی وغیرہ علماء محققین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو معتبر سمجھے

[illegible]

بہاؤن فی حبیب ان لوگون کا یہ حال دیکھا تا بہ نہ لائی سخت حکم لگائے عموماً ہر مقلد کو مشرک بتایا
 امام کی تقلید کو سرے سے اور ایافتہ کو مطلقاً چھڑایا تقلید مطلق کو بھی شرک بدعت کہا سنیو لگو کا لوجب
 کر دیا غاروں کو اول وقت پڑھنے کے خیال ہی کہ فصل واولی ہی متردد وقت میں پڑھ ڈالاقدم
 سے باہر نکالنا ظہر پڑھنے کی قبل زوال ٹھہرائی عصر کو قبل از یک مثل پڑھ کر چھٹی پائی صبح میں تین کا
 انتظار کیا اور خیال حدیث اسفار نکلیا و علیٰ ہذا القیاس غرض کہ طرفین میں افراط و تفریط فی راہ
 بائی شیطان کی بن آئی حالانکہ نہ اونکو یہ لائق تھا کہ قرآن و حدیث کو محض ترک سا ٹھہر کے اوسکو عمل
 کر نیسے محض بتلاتے نہ اونکو یہ مناسب تھا کہ حاجت کی وقت ہی فقہ سے انکار کر جاتی نہ اونکو یہ لائق تھا
 کہ تمام قرآن اور حدیث کا بچھا موقوف بہ محبت فرماتی نہ اونکو یہ مناسب تھا کہ ہر جگہ خود رائے بن جاتے
 نہ اونکو مناسب تھا کہ امام سے رسول کا سامنا کرے اور مذہب کو دین کر دکھائے نہ اونکو یہ مناسب
 تھا کہ عموماً مذہب کو شرک اور مقلدوں کو مشرک فی الرسالت بتائی کوئی تاویل شرعی نہ فرماتے اسکا
 سمجھو کہ نہ بقول اونکی قرآن و حدیث علیٰ سی محض کر نیکی قابل ہی اور نہ بقول انکی فقہ اور تقلید گہر
 واجب الود ابطال ہی منصوبات میں تقلید کی حاجت نہیں قیاسات میں تقلید کی حاجت ہے
 سب محققین کا اتفاق ہی اس ہی انکار کرنا سفاہت ہے نہ بقول انکی ہر جگہ تقلید واجب ہے
 بقول انکی مطلقاً پیروی امام کی نامناسب ہے نہ بقول انکی امام خطائے محصوم ہی نہ بقول انکی امام
 لغ ہر بات مذموم ہے نہ بقول انکی آئین با پھر دفع یدین وغیرہ سنتن منوخر و حرام ہیں نہ بقول
 انکی سنتن واجبات کی طرح قابل اہتمام ہیں نہ اونکی طرح وقت کراہت میں پہنچائی جائیں نہ
 انکی طرح متردد وقتوں میں پڑھنے کی ٹھہرائیں انکی یہ ہے کہ یہ دونوں اہل افراط و تفریط
 خوف خدا کر میں قسب میں جانی اور قیامت کے آنے سے ڈر میں حدود شرعی سی تجاوز نہ کریں وہ
 تقلید مذہب معین کو واجب شرعی بنائیں نہ مطلق تقلید کو بدعت ٹھہرائیں نہ وہ منصوبات میں
 تم تقلید نہ پھر لائیں نہ یہ قیاسات میں تقلید کے منکر بن جائیں نہ وہ امام کو مقصوم جائیں نہ ایہ
 ہی ہر بات کو مذموم جائیں نہ وہ سنتن کو نادرست بتائیں نہ یہ لاجب ٹھہرائیں نہ وہ بخلا اسکا

ماہنامہ معارف اسلامیہ

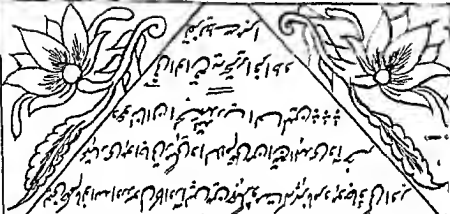


در مجلس فخر و توقیر

ကုမ္ပဏီ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]



تقریریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کی فقیر عبد الحق گزارش کرتا ہی کہ بعض مسائل فروعی میں علماء مجتہدین بلکہ صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم اختلاف رہا اور سبب اس کا تحفۃ المتقین کی دوسری فصل میں مذکور ہے اور اہل حضرات میں اور اہل کی فتویٰ پر عمل کرنے والوں میں باوجود اختلاف کی دشمنی اور جنگ نہ تھا اس زمانہ میں بسبب شرارت نفس اور اغواشی شیطان کی ناحق جنگ اور فساد واقع ہوا ہے اور ایک سبب فساد کا یہ بھی ہے کہ بعضوں کی عادت ہوئی ہے کہ جس امر کا ایک مدت سے رد ارج ہو تا ہی اس کی مخالفت اگر کوئی کامیاب ہو دیکھتے ہیں تو گہراستے ہیں اور تعجب کرتے ہیں چنانچہ بعض لوگ رائیڈوں کی نکاح اور بعضی اور سنتوں سے گہراستی ہیں اور چنانچہ بعضے مشرکین اور یہودی سبب مخالفت اپنے دین کی حضرات انبیاء علیہم السلام کو ایذا ملین ہو چکے ہیں بلکہ بعضوں کو قتل کیا اور مشرکان مکہ نے بڑے تعجب سے کہا کیا محمدؐ فی ساری دنیو ایک ہی معبود کر دیا یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے اس ملک میں مدت دراز سے حد کا پڑنا پڑنا نہایت کم تھا اب بفضل الہی بہت ہوا اور حدیث کی کتابیں بہت چپ کین اور حدیث پر عمل ہونے لگا بعض لوگوں نے جب آئین جہا اور رفع یدین وغیرہ ہوئی دیکھا تو گہراستے اور برا کہا جب دیکھا کہ حدیث پر ظاہر انکار کرنا

[illegible]

جامع مسجد ملی کی مین دروازے میں کوئی کیس وقت کسی دروازہ سے آوی مسجد
 میں داخل اور نماز اوس کی درست اور ثواب جامع مسجد کا حاصل ہی اور بجا
 حرم شریف کعبہ معظمہ کے بہت ہی دروازہ میں کوئی کیس وقت کسی دروازے کو
 اوسے طواف اوسکا صحیح اور ایک نماز پر لاکھ نماز کا ثواب ہوگا اسبطور چار دن میں
 مشہورہ اہل سنت کے چار طریق اور چار دروازے دین کی ہیں اور سوا سے
 ان کی اور یہی مذہب غیر مشہورہ اہل سنت کی ہیں کوئی کیس وقت کسی مسئلہ صحیح
 کسی مذہب اہل سنت پر عمل کرے عمل اوسکا صحیح اور دین میں داخل رہے گا
 چار مذہب کو چارہ دین کی کہنا صحیح اور کلمہ ادب کا ہے اور جو کوئی امانت اور
 ادبی سی کہیگا اوس کا وبال اوس کم بخت پر ہے اور وہ شخص ہماری گروہ سے
 خارج ہے اور وہ بڑا کم بخت ہے کہ دین کی تمام طریقوں میں ایک مذہب پر عمل
 کرنا واجب اور باقی سب پر عمل کر نیکو بڑا جانے قولہم مقلدون کو کافر جانتے ہیں
 اور اپنے سوا سے اور کسی کو ہدایت اور حق پر اور نجات پانے والا نہیں جانتے بد
 بخواتین والدہ بالہ ہم لوگ مقلد و نیکو ہرگز کافر نہیں کہتے بلکہ جو مسئلہ قرآن حدیث
 سے نہیں ملتے ان میں ہم خود مقلد ہیں حضرات مجتہدین رضی اللہ عنہم کے مان
 اتنا ضرور جانتے ہیں کہ ہمارے بنائوں کو دو مسئلوں میں بڑی خطا واقع ہوئی
 ہے ایک واجب جانتا تقلید ایک ہی مذہب معین کا دوسرے بروقت ملنے حدیث
 حضرت کے مخالف مسئلہ فقہ کے حدیث پر فقہ کو مقدم رکھنا اور ہم تمام مذاہب
 کو ہدایت اور حق پر اور نجات پانے والا جانتے ہیں اور اپنے سوا سے کسی کو ہدایت
 اور حق پر اور نجات پانے والا تو وہ لوگ نہیں جانتے کہ اپنے بگڑے ہوئے ایک
 مذہب کے سوا سے اور کسی مذہب اہل سنت پر عمل کرنا درست نہیں جانتے اور
 گریب کو ہدایت اور حق پر اور نجات پانے والا جانتے ہیں تو ان پر عمل کر نیکو کون بڑا جانے

۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

جواب ایک مذہب پابند ہونا نہ سنی آیت اور حدیث میں
 مجتہد مسلم الاجتہاد فی فرمایا بلکہ ایک میں محمدی اور مذہب اہلسنت کا پابند ہونا ایسی چیز ان شعرائے ہنرمند
 ہی صاحبہ کہ فرمائی تھی امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے اصرار صحابہ التبرع مذہب میں مغلین
 تقریرم الناس علی عمل یفتویٰ بہم بعضہا لانہم کاہم علی الہدیٰ میں ہم و سلمینا فی حدیث صحیحہ ولا ضعیفہ
 ان رسول اللہ صلی علیہ وسلم امر احدًا من الامۃ بالتبرع مذہب معین الخ مختصر الثغنی جگہ کسی امام ہی نہیں پہنچا کہ اپنی
 یا رونکو فرمایا ہوا لازم پکڑا ایک مذہب معین کا بلکہ امامون ہی تو یہ تجویز منقول ہی کہ بعضی بعضوں کی قول پر
 عمل کر لین بسبب اس کی کہ سب امام ہدایت پر ہیں اپنی رتبے اور کچھ نہیں پہنچا کسی حدیث صحیحہ اور ضعیفہ
 سی کہ حضرت فی کسی امتی کو فرمایا ہوا لازم پکڑنا ایک مذہب معین کا اور فقہ اور اصول کی کتابوں
 جایا ذکر ہی نہیں ہونی مذہب احد کا اور سلف کی زمانہ میں عوام فقہاسی مسئلہ پوچھتے تھے بدو
 رجوع کی کسی مجتہد معین کی طرف اور کسی کا اسپر انکار تہا پس ہو گیا اجارے اور ہی عمل
 علماء متقدمین اور محققین متاخرین کا چنانچہ یہ سب بیان اکثر کتب اصول
 و فقہ مذہب حنفی وغیرہ سی معیار اہل حق میں اور تحفۃ الافغان میں ص ۲۴ سے ۹۵
 تک موجود ہے قوطیہ میں جس ایک مسئلہ میں کئی امامون کا اختلاف ہو
 اوس میں سب کے قول پر کس طرح عمل ہو سکے جواب کون کہتا ہے کہ
 کہ ایک مسئلہ مختلف فیہ میں ایک وقت میں سب کے قول پر عمل کرے ہم تو یہ کہتے
 ہیں کہ ایک مسئلہ میں ایک مجتہد کے قول پر اور دوسرے میں دوسرے کے قول پر عمل
 درست ہی اور جب حدیث صحیحہ ملی تو سب پر مقدم ہے اور یہی لکھا ہی کتب اصول و فقہ
 میں قولہم تقلید کے منکر میں جواب تقلید کا منکر وہی جو سوای ایک مذہب کے
 باقی ساری جہان کی مجتہدان اہل سنت کے تقلید کو برا جاتا ہے ہم ہرگز تقلید
 کے منکر نہیں ہیں مان ایک ہے مذہب خاص کے
 تقلید کے واجب ہونیکے اور ہر وقت ملنے حدیث صحیحہ کے

[illegible]

خور کے بالقدر تفسیر غریبی میں ہے بلکہ عربی میان مخرج ضاد و ظا و سادہ مشکل
 است الخ و شاید ہی میں ہے ان اکثر الناس خصوصاً العجم کا لوائی الزمان البکل
 لا یلیون الفرق بینہما یعنی اکثر لوگ خصوصاً عجمی پہلی زمانہ میں ضاد اور ظو میں فرق
 نہیں پہنچ جانتے تھے اور تفسیر کبیر میں ہی اشتہار انطا و باظا و لا یبطل لعلو و المشاہدہ
 بینہما حاصلتہ جد الوکان ہذا الفرق معتبر لوضع السؤال عنہ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم او فی زمن اصحابہ بلکہ ان تہمیز میں ہذین الحرفین لیس فی محل تکلیف اسے
 یعنی مشابہ ہونا ضاد کا ظور سے نماز کو باطل نہیں کرتا اور ان دونوں میں نہایت مشابہت
 ہے ان میں فرق کرنا اگر معتبر ہوتا تو حضرت اور حضرت کے یاروں زمانہ میں اس کا
 سوال ہوا ہوتا ہم نے جان لیا کہ ان دونوں میں فرق کرنا ضرور نہیں تہمید میں ہے
 ومن العرب من یحکم الضاد ظا و مطلقاً ہذا فرق یعنی بعض عرب ضاد کو مطلق ظو
 کہتے ہیں یہ قیاس کی قریب ہے شرح جزیریہ میں ہے کان تہمیز عن انطا مشکلاً
 بالنسبۃ الی غیرہ یعنی جدا کرنا ضاد کا ظو کی بہ نسبت اور حرفوں کی مشکل تھا
 رعایہ میں ہی یعنی الضاد و انطا و الذال متشابہ فی السمع یعنی ضاد و اور ظور و
 ذال سننی میں مشابہت میں جھٹل میں ہے الضاد و انطا و الذال المعجبات الکلیۃ مشارکہ
 فی الجہر و الرخاۃ و متشابہتہ فی السمع یعنی ض و ذ مشترک ہیں صفت جہر اور رخاۃ میں
 سننے میں فتاویٰ عالمگیریہ میں منقول قاضی خان ہی و ان لا یکن لفصل بین الحرفین
 الا بشقیۃ کالضاد و انطا و الباء و امین ضا و ام انما مختلفہ بل شاخ قال اکثرہم لا یفسد یعنی
 اگر فرق کرنا دو حرفوں میں بغیر مشقت حکم نہیں چنانچہ ض اور ظ اور ص اور س اور ط
 اور ت و اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے اکثر کا یہ قول ہی کہ نماز فاسد نہیں ہوتی
 لیمیامی سعادت میں ہے فرق میان ضاد و ظا و با آرد اگر نہ تو اندر و با باشد مجبوعہ
 سلیط فی میں ہی اگر قس ہو اللہ حد بکاف و بجای فلا تفر فلا تکبر و بجاسے نصر اللہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ضامین طور یاد دل کے ساتھ تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر اسودالین پر
 ساتھ دال کے تو نماز فاسد ہو جائے اسے یہاں جذر و ہیات کہتے تھے کہ
 شیعہ نقل کیا ہے مفصل تحفۃ الاخوان اور تحفۃ القارئین اور لغتۃ المراد اور میزان حروف البحار
 اور دوسرے رسالوں میں کہ اس امر میں مرقوم میں دیکھئے لیکن آپس مائے کہ تم جو ضام
 کو دال خالص یا پر کر کے پڑھتے ہو اس کی سند کہاں سے رکھتے ہو اور یہ شکایت
 اور الزام اور سوائے اسکے اور شکایات جنکا جواب لکھا گیا ہے سب تم پر وارد
 ہوتی ہیں کہ فقہاء کے تقلید پر ایسا اڑتے ہو کہ اونکی قول کے مقابلہ میں حدیث
 رسول معصوم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بے عمل نہیں کرتی ہو اور ان مسائل مذکور میں
 فقہ پر سرگرم عمل نہیں کرتے ہو بلکہ عمل کر نیوالوں پر طعن رکھتے ہو اور ٹاچور کو توال کو
 ڈانڈے آپس تو غلطی پر ہو اور دوسرے غلطی پر جانتے ہو ذرہ سوچو اور کتب
 دین کی طرف رجوع کرو فقہ اہم تراویح کے میں رکعت کو آٹھ کر دیا حالانکہ
 صحابہ رض کا اتفاق ہوا تھا بیس رکعت پر صحابہ کے قول و فعل کو نہیں مانتے
 نبیواب صحابہ رض کے قول و فعل پر عمل کرنا بموجب ارشاد حضرت رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے ہم اپنی سعادت جانتے ہیں لیکن صحابہ رض کے قول و فعل سے قطعاً
 کا قول اور فعل منسوخ نہیں ہو جاتا اور حضرت آٹھ رکعت کا پڑھنا ثابت ہے اور صحابہ
 سے ہی بروایت صحیح آٹھ رکعت اور معہ وتر کے گیارہ یا تیرہ رکعت ثابت ہے انصاف
 کی آنکھ سے مشکوٰۃ کے باب قیام رمضان اور رسالہ امداد السنۃ اور تحفۃ المتقین کی
 فصل دوسری کو ملاحظہ فرمائے اور تحفۃ المتقین کے ص ۲۴۸ سے ۱۹ میں ہے
 کہ امام مالک رحمہ نے فرمایا الذی صحیح علیہ الناس عمر ابن الخطاب رضی اللہ
 عنہ احب الی و ہوا حدیث عشر رکعت و ہے صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یعنی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر دیا مجھ کو تو وہی امر بہت سنا یا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اگر کہو کہ چاروں میں تو گزارش یہ ہے کہ حدیث میں یہ تو نہیں آیا کہ اس امت کے
 چہرے فرقی ہوں گی چار نجات پانوا لے اور بہتر دوزخی بلکہ یوں آیا ہے کہ ہر قوم
 ایک ناجیہ بہتر دوزخی اور اگر یہ کہو کہ یہ چاروں مذہب ایک ہی مذہب اور ایک
 فرقہ ناجیہ ہے تو البتہ یہ قول حدیث کے مضمون کی موافق پڑے گا لیکن بموجب حکم
 حضرت کے یہ چاروں بلکہ سب مذہب اہل سنت کے ایک ہی مذہب اور فقہ
 ناجیہ ہوا ہے کیا وجہ کہ ان سب مذہبوں اہل سنت میں کہ سب کے سب ایک ہی
 فرقہ ناجیہ ہے ایک کو تو واسطے عمل کے لازم پکڑا جاوے باقی میں بلکہ سارے
 مذہبوں اہل سنت پر عمل کرنا حرام ہو مسلم امامون مجتہدون اہل سنت کے تقلید
 اس واسطے کی جاتی ہے کہ یہ حضرات بیان کر نیوالے حکم خدا اور رسول کے ہیں اور
 انہوں نے مسائل قیاسی اجتہادی ساتھ قیاس صحیح کے قرآن اور حدیث سے
 نکالے ہیں یہ بات سب اہل سنت کے متفق علیہ ہے اب یہ فرمائے کہ امام شافعی
 رحمہ اور مالک اور احمد وغیرہم ہی مجتہدان اہل سنت ہیں یا نہیں اور ان کے
 مذہبوں کے مسئلے ہی قرآن اور حدیث سے نکالے ہوئے ہیں یا نہیں
 تعالیٰ ہی کہے کہ میں پیراؤں کی مسائل پر عمل کرنے سے کیوں ناک چڑھتا ہے
 ہو کہ متصیوں کی اس قول کے کیا معنی کہ سوائے اپنے مذہب کے اور نہ
 عمل کرنا جائز نہیں جب کہ چاروں مذہب مشہورہ اور سب مذہب اہل سنت کے نکالے
 ہوئے مجتہدان اہل سنت کے اسناد اور رسول کے کلام سے ہیں تو سب اپنے ہی
 مذہب ہیں ان میں غیر اور بیگانا کونسا ہے اور جب سب اپنے ہیں تو سب پر عمل
 کیوں نہیں کیا جاتا ۱۵ اس قول کی کیا معنی کہ حنفی کو شافعی مذہب اور شافعی کو
 حنفی مذہب پر عمل کرنا نہ چاہئے حنفی یا شافعی وغیرہ کس کو کہتے ہیں آیا
 کسے ملک خاص مثلاً روم یا ہندوستان یا بغداد وغیرہ کہہ دے یا ان کو کہا

نہیں کیا کہ کسی ایک امام کا مذہب یکپارہ ہے اور تقریر میں ہے والشرع ائمہ ملین
 بنڈرتے بلزم الوفا یعنی اسکا لازم مگر علیٰ کچھ نہ درست نہیں کہ پورا کرنا لازم ہو اور
 شرح مسلم میں ہی فایجاد تشریع جدید یعنی اسکا لازم کر لینا تو نئی شریعت بنانا ہی
 اور فتح القدیر میں ہے لا دلیل علی اتباع المجتہد المعین بالتزام نفسه لک
 کو لا ادلیۃ یعنی کوئی دلیل نہیں اتباع مجتہد معین پر اس کے لازم کرنے سے
 سے کہہ کر یا دل سے نیت کر کے اور اس طرح کی اور روایات ہی ہیں چنانچہ
 میسار الحق اور تحفۃ الاخوان وغیرہ میں تفصیل وار مرقوم ہیں اور ایک صحابی
 فی تمام رات کا نماز پڑھتا اور ایک نے ہمیشہ روزہ رکھنا اور ایک نے نکاح نہ کرنا لازم
 کر لیا تھا حضرت نے اون کو منع فرمایا اس واسطے کہ یہ کام موافق سنت کے
 نہ تھے چنانچہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام میں مرقوم ہے اور عبد اللہ بن عمرو بن
 نے قسم کہا کہ کیا تھا والد لا صوم من الہنبار ولا فومن اللیل ما عشت یعنی
 والد کی قسم ہے جب تک جیسا ہوں گا دین کو روزے اور انکو قیام کیا کروں گا
 جھٹکے منع فرمایا اور ہینے میں تین روزوں کا ارشاد کیا اس نے عرض کیا کہ اس سر
 افضل کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کا حکم فرمایا
 اس سے افضل کی طاقت رکھنا عرض کیا آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی نہیں چنانچہ
 مفصل مضمون اسکا صحیح بخاری میں ہی پس نظر براین روایات تو مذہب معین کی
 تقلید کے لازم کرنے والے کو تقلید معین کا توڑنا لازم ہے امام ابو حنیفہ
 یا شافعی رحمہما کے اور امام کی قول کی مخالف جب حدیث ملے تو تم حل اور حل میں پر
 لرو گے یا امام کے قول پر اگر کہو حدیث پر تو فو المراد اور اگر کہو کہ امام کے قول
 پر تو قسم دے کہ حضرت کی حدیث کے ترکہا کرنے میں تمکو کیا عذر ہے اللہ کی طرف سے
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی مامور ہو یا امام کی لیکن انکی جواب میں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مخالفت کرو یہودی کہ بیشک وہ اپنی جوتیوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے
 ایضاً ص ۳۹ حضرت جب جنازہ کے ساتھ تشریف لیا جاتے جب تک کہ حد میں
 نہ کیا جاتا آپ بیٹھے تھے ایک یہودی نے عرض کیا کہ ہم لوگ بھی ایسا ہی کیا
 کرتے ہیں تو حضرت بیٹھ گئے اور یاروں کو فرمایا خالفو ہم یہودیوں کی مخالفت
 کرو ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو یہود وغیرہ کفار کی مشابہت بہت
 نا پسند تھی اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ یہودی جتنا آئین کہنی سے چڑتے ہیں اتنا
 اور بات سے نہیں چڑتے سو تم آئین بہت کہا کرو چنانچہ اس مضمون کی کئی حدیثیں
 تحفۃ المتقین کی صفحہ ۲۲-۱ اور ۲ میں منقول ہیں آفس ہے کہ تم لوگ حضرت
 کی امت میں ہو کر اس امر میں یہودیوں کی موافقت کرتے ہو کہ تم ہی جتنا آئین
 کہنے سے چڑتے ہو اتنا اور بات سے نہیں چڑتے ہو ہم کو تم کو حضرت کے حکم اور
 آپ کی سنت پر عمل اور یہود وغیرہ کفار سے تو مخالفت کرنا چاہئے نہ اونکی موافقت اور
 مشابہت ۹ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کی یاروں اور تمام متقدمین کے نزدیک
 ایک مذہب کا پابند ہونا ضرور نہیں اور جائز ہے کہ ایک مسئلہ میں ایک امام کے
 مذہب پر اور دوسرے میں دوسرے مذہب پر عمل کرے بلکہ ایک ہی مسئلہ میں
 ایک کے قول پر عمل کر کے دوسرے کے قول کی طرف رجوع کرنا جائز
 ہے چنانچہ تحفۃ الاخوان کے صفحہ ۲۷-۱ اور ۲ میں عالمگیری اور شرح سفر السعادت
 میں منقول ہے اور تحصیل التعارف شیخ عبدالحی میں لکھا ہے ص ۸۹ و ہذا کلمہ
 دلیل علی انه يجوز الرجوع من فقیہ الی فقیہ آخر وان یکون الشخص خفی المذہب
 فی مسئلہ و شافعی المذہب وغیرہ فی آخری ولایجب تقلید امام بعینہ بحیث لا یرجع
 عنہ الی غیرہ عند اجتنافہ و اضحیٰ انہ الخ یعنی یہ سب بیان گزشتہ دلیل ہی اسباب
 پر کہ جائز ہے ایک مجتہد سے پہر کر رجوع کرنا طرف دوسرے کی اور جائز ہے کہ

[illegible]

جز خدا کو نہ دے جسے دے
 غیر صبر و شکیب را پسین
 اور سیدہ بزرگوارہ و سیدہ زینب
 اور اسی نوع کی بہت میں کام
 نہ کسی کی موافقت کے لئے
 جو بڑے لوگوں سے ہم ہوں
 ہجو و تابی اور معتمدی
 اور منکر یہ ہیں اماموں کے
 نہ کسی نوع کی بغاوت ہے
 اہل سنت کی پیروی ہے امام
 سنت مصطفیٰ کے سوا ہی
 شیخ دین محمد ہی ہے وہ
 ایک سے ایک فضل و عجب
 جو مسائل کتاب و سنت سے
 جان و دل سے ہمیں قبول ہوا
 جبکہ سبکا طریق اجہا ہے
 لے صحابہ سے تا ائمہ دین
 دل سے نیک اور سکوچا ہیں ہم
 اور وایت ہی اوکی سے صحیح
 اور سہ کرنا عمل سعادت ہے
 کہ حدیث نبوی سے ہمیں ملنے
 جو حقیقت وہ تھا کہ دیا انہما

ہر کسب اللہ الرحمن الرحیم
 جز خدا کے کہیں پناہ ہیں
 اور آمین بجز کہتے تمام
 کہ کو کسکو بتائیں لیکر نام
 بلکہ کرتے ہیں جانکر سنت
 ہجو اولیٰ سے نہیں ہی طاقت جنگ
 کوئی کہتا کہ میں جہ لاندہ میں
 بغض رکھتے ہیں اوکلی ناموس
 جو عداوت دلی سے رکھتا ہے
 بکے سب ہے وہ مقتدا امام
 حق سے ہی وہ سبھی ہدایت پر
 وارث علم احمدی ہے وہ
 اجتہاد اپنے میں وہ مستغفور
 ہیں نکالے اوہوں فی فکر کے
 ادن میں ادن سبکی ہم مقلد ہیں
 ہر کیسی خصوصیت کیا ہے
 ہے جو جامع اہل حق کا صبر ریح
 سر و چشم مانستے ہیں ہم
 اور کور کہیں مقدم ان سب کے
 اور نہ کرنا عمل شقاوت ہے
 یا دین جب ہم کلام خیر نام
 اس میں ہو کوئی مشا و یا نیر

اویں ہوا کس سے ہم کرین فرما
 ہم جو نہ الیہ دین کر تی ہیں
 اور احمد پڑھتے خلف امام
 نہ کسی کے مخالفت کے لئے
 دے خدا ہر کسکو یہ عبت
 کوئی کہتا ہے از خدا دے
 کچھ نہیں ان کا دین اور شر
 ہجو اولیٰ سے نہ کچھ عداوت ہے
 بے شبہ وہ خدا اسی لڑتا ہے
 راد حق کی تمام داعی ہے
 سنت و حکمت و درایت پر
 میں ہمارے وہ پیٹھ الارباب
 میں خطا و صواب پر ناچور
 داخل سنت رسول ہیں وہ
 نہ کسی ایک کے مقتید ہیں
 سب کے پیرو ہیں ہم اسی میں
 اور اماموں کا جو فیتاں صحیح
 ایک جہت ہم حدیث صریح
 کیونکہ ہے قول و فعل آن سرور
 برخلاف اس گروہ نادان کی
 ہر وہ نہیں مانستے کسی کا کلام
 ہم سمجھتے ہیں فرمے فرما

[illegible][illegible]

سید احمد علی مراد خان صاحب
 لکھنؤ، ۱۲۸۵ھ
 اور سرکارِ مراد خان صاحب
 شہید ہوئے۔
 پھر مراد خان صاحب
 نے مراد خان صاحب کو
 قتل کیا۔
 اور مراد خان صاحب کو
 قتل کیا۔

رہتے تھے یہ باتیں جو ائمہ دینی
 رکھتے تھے ایسے غالیوں علی
 یا اماموں کا واسطہ ہے اجلا
 شیفہ جیہ ہیں یہ سودا
 جید ہزار ان شکر کی ہی جا
 ہجو ہر امر میں کفایت ہے
 موج ادھتی ہیں بعد دسین
 نسکو معلوم ہے خودی وہ بتا
 اور درمرجان ہیں آبدار اُس میں
 سزا انکو سچا نہیں وہ جو ماہر ہیں
 اب ذرا غور تو کرو یار و
 اس کی ہی ویسی ہی مثل مشہور
 وہ ہمیشہ دسی میں رہتے تھے
 بخو کہ چاہو اس کے اندر ہے
 ہر تھے ہیں قاز قرقری اس میں
 بچو تے پھر تے میں حجاب و شام
 ایک مندر کی او سین تھی اپنی
 وہ ہی بحر محیط عالم گیر
 بشمار ایسے اوس میں ہیں تالی
 ملک سے کیا ہے شہر کو نسبت
 کہ تو کیا جانے تجھ کو کیا ہے تمیز
 اور اس میں جی اسیں ہوئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی نبیہ الکریم

اتماس غلطیوں کے صحیح کرنے میں متاہل کرنا مقبر مطلب ہوتا ہے اس مجموعہ میں غلطیاں بہت کم ہیں بوجہ اس غلطنامہ کے صحیح کر لینا چاہیے :-

غلطنامہ مذہب عقلم				صفحہ	سطر	غلط	صحیح
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	۴	۱۰	محمد	محمدی
۳	۱۳	ست	ستیت	۶	۳	ہی	ہو
۹	۱۹	سرے	میرے	۶	۷	ایک	ایک کی
۱۹	۱۸	دسو	دسو	۶	۲۱	محمد سے	محمدی
۱۲	۱۱	بی	۸ بے	۷	حاشیہ	چوٹی	جھوٹی
۲۲	۲۱	عال	بیان	غلطنامہ تقریر دلیر			
۲۳	۱۲	۶۲	۱۶۲	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴	۵	۱۹۳	۷۳	۴	۱۱	ایک	اب
۲۵	۷	۱۹ تکلیف	۱۹ تکلیف	۷	۲	خصوصاً	خصوصاً
۲۶	۱۰	کئی	کئی	۷	۱۲	ظور کے	ظور سے
غلطنامہ مصلیٰ حلیہ				۱۲	۵	چڑھتے	چڑھتے
غلطنامہ نفرت لائحان				صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۵	۶	۶	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۴	کری	کری	۱۱	۱۹	نفل	نفل
۱۰	۱۰	خواب	جواب	۲۲	۳	یہ	یہ
۱۷	۱۷	صائبین	صائبین	۹	۵	ہواٹل	ہونکے
۱۹	۱۹	شکوہ	شکوہ	۱۰	۶	محمد	محمد کا
غلطنامہ خیر الوصایا				۲۵	۱۲	تفاق	نفاق

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

تحریر

صاحب فی غدر کم فرصتی و عیب کا لکھا اور کچھ مختصر ایک دو مسائل کی حاشیہ پر
لکھا اور مولانا محمد قاسم صاحب نے اوس نمبر اور مسائل کو بعینہ مسلم لکھا مگر ایک مسئلہ
تقلید کی کچھ تفصیل لکھ دی چونکہ اوس تفصیل میں ہی کچھ اجمال تھا لہذا اوس کی
تشریح میں بعض کتب دین سی کچھ اور لکھا گیا اور درمیان عبارت مولانا ممدوح
اور تشریح کے فرق تحریر میں یہ ہی کہ عبارت مولانا صاحب کی محی لکیر کے ہے او
تشریح کی عبارت پر لکیر میں ہے اور ہر مسئلہ کا جواب اوس کی سادہ ہی لکھا گیا ہے
اور اون میں کہیں کہیں کچھ عبارت زاید بطور تائید اور فائدہ اور تنبیہ کی لکھی گئی
ہے سو وہ جلد ہی معلوم ہوتی ہی کہ اوس کی ادل میں تفسیر تینہ یا ف یا تائید لکھا
گیا ہے اور بعضی عبارت تائید مسائل میں اور بعض عبارت کے ترجمے حاشیہ
پر لکھے گئے ہیں ناظرین حق طلب کو اوس کا دیکھنا ہی مناسب ہی الحمد للہ کہ ایسی
علماء و شہداء کا کہ خلی محقق اور شہر ف اور فضل مشہور اور ایک جہان ان صاحبوں کا
معتقد ہی ان مسائل میں اتفاق ہوا اب ہم تمام علماء ہندوستان کی خدمت میں
اوسی مہتمد اور اتحاد اور اصرار کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ ان مسائل کو بطور نصیحت
ملاحظہ فرما دیں اگر پسندیدہ پادین تو اپنے شاگردوں اور معتقدوں کو اون کی حق باتوں
اور اوپر پیر چل کر نیکار شاد فرما دیں اور اگر کوئی مسئلہ غلط معلوم ہو تو اس کا جواب دلیلوں
شرعی سی صریح صریح تحریر فرما دیں اور ہم پادین لیکن ایک امر ضرور ملحوظ خاطر رہنا
ہے کہ ذرہ سی اپنی رائے اور قیاس اور عنوانہ کو کسی مسئلہ میں دخل نہیں
اور جو مضمون کہ مہتمدین گزارش ہوا ہے اور وہی اتحاد اور اصرار اور مضمون ان
آیات اور احادیث کا اور وہی التماس قسم دیکر کہ وہ ان لکھا گیا ہی یہ سب کچھ
سبھی صاحب ملحوظ رکھیں اور دلیلوں شرعیہ کی تقدیم اور تاخیر حسب مراتب منظور
نظر رکھیں اور اگر کسی مجتہد کی قول کی سند لا دیں تو مجتہد متقل مسلم الاجتہاد کو

[illegible]

یعنی جب پوچھا دو مجھ کو کہ ہے اور انہوں نے مختلف ابتدا یا تو بہتر یہ ہے
 کہ جب پر دل کی سیل پاوے عمل کرنے اور کہا ان میں جو رہے کہ اگر بدن دل کو
 میل کے عمل کرے تو یہی جائز ہے کیونکہ عامی کا میل دربی میل ہے اور عالم
 چاہے کہ مسئلہ صاف صاف بے روی دریا بیان کر دین یہ دین اللہ کا
 کہو نارویہ نہیں ہے کہ چہا پوچھا وے احیاء العلوم میں علماء اُخرت کے
 بیان میں کہا ہے قائل عمایعہ تحقیقا نبض کتاب اللہ و نبض حدیث
 اواجملع اوقیاس جلی افشی وان سئل عما لیک منہ قال لا ادری یعنی اگر پوچھا
 عالم سے وہ مسئلہ جسکو تحقیق جانتا ہے ساتھ ظاہر قرآن شریف یا حدیث
 شریف کے یا ساتھ اجماع امت یا قیاس روشن مجتہدوں کے تو فتویٰ
 اور اگر پوچھا جاوے وہ مسئلہ جس میں شک ہو تو کہہ دے کہ میں نہیں
 جانتا مشکوٰۃ کے باب المساجد میں ہے کہ کسینی حضرت رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم سے پوچھا کوئی زمین بہتر ہے فرمایا چپ ہو نگا جب تک
 جبریل علیہ السلام آوین تو آپ نے اونے پوچھا اوہوں نے کہا
 میں آپ سے زیادہ نہیں جانتا لیکن اپنی رب بزرگ بلند سے پوچھو نگا پھر کہا
 یعنی اللہ سے پوچھ کر کہ بدترین زمین بازار اور بہترین مسجد میں ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی نبیہ الکریم انا بعد فقیر نصر اللہ جل پوری بیچ خدمت علماء دین کے
 گزارش کرتا ہے کہ اس وقت میں اس امت مرحومہ میں فساد اور اختلاف عظیم
 پیدا ہوا ہے اور متعصبان مذہب اور اہل بدعت کا تعصب اور زیادتی

دین فقہ کی روایت رطب و یابس پر اڑنے والے اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل نہ کرنے والے اور ایک مذہب کے سوا تمام مذاہب اہل سنت پر عمل کرنے کو گمراہی سمجھنے والے اپنے آپ کو مسلمان مثنیٰ حنفی جابن اور حضرت کی جیسے پر عمل کرنے والے اور تمام مذاہب مجتہدین اہل سنت کو ہدایت پر جانے والے مذہب کہیں علیٰ ہذا القیاس اور بہت ہی انصافیان اور ظلم اہل بدعت سی اہل سنت پر ہوتے ہیں یہاں تک نوبت پہنچی کہ آپس میں ملاقات اور سلام اور صفا فحہ اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا ترک ہوا بعضی بستیوں میں ظالمون کا متبعان سنت کے مڑوون کو مسلمانوں کی مقبرہ میں دفن کرنے سے منع نہ دیا یہ حال تو عوام الناس کا ہے اور بعض مولوی صاحبوں اور واعظوں کا حال یہی کہ مسئلے دور ہوئے بیان کرنے لگے کسی کچھ نہ دیا اور کسی سے کچھ اور کسی کا دایب دینے لگے مال و یا صاف صاف مسائل ہی روئے و یا بیان نہ کئے حاصل حکم اللہ اور رسول کا نہ بنایا کہین کہا فلا نے بزرگ کا یہ فعل ہی فلا فی شہر یہ زواج ہی کہین کہا مسئلہ تو یوں ہی لیکن مصلحت اور مناسبت یوں ہی اور کسی عالم نے کچھ مسئلہ بتلایا اور کہینے کچھ اور کسی فی کسی امر کو مصلحت بتلایا اور کہے اوس امر کے خلاف کو مصلحت بتلایا پس چارے بعض مسلمان حیران ہوئے کہ کتاب کس کی قول کو حق اور مصلحت اور کس کی قول کو خطا اور خلاف مصلحت جابن سے شد پریشان خواب من از کثرت تعبیر ہا اور متعصبان اور نفانی آدمیوں نے ان عالموں کی قولوں کو دست آویز کر کے لوگوں کی ساتھ طرح طرح کی دشمنی اور ایذا رسانی شروع کی جس کا ذکر کچھ ہو چکا ہے جب عوام اور خواہں کی ظلم اور زیادتی اور تعصب کی نوبت یہاں تک پہنچی تو آپ کو بموجب اعتقاد اپنے کے عالم دیندار اور واقف سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

الفیاض اذا ظهر الفتنه وکنت العالم فطیبه لغتہ اللہ والمملکۃ والناس جہین +++
 اور ہم آپ کو اللہ کی قسم دیتے ہیں کہ ان مسائل کا جواب حق حق لکھئے اور قسم دینے
 سے بڑا نہ مانئے کسی فی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو متین دیکر مسائل پوچھے
 تھے حضرت نے بڑا ہنسنانا اوس کی سب سوالات کے جواب فرمائے اس
 حدیث کو آپ جانتے تھے ہوا لگی نہ ہر بانی فرما کے جواب مطابق سوال کی ارقام فرمائے
 اللہ تعالیٰ آپ کو خیر و خیر دے **مسئلہ** چنانچہ اللہ تعالیٰ فی اپنے تمام بند و نگو
 ہر امر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور
 ہر کسی پر ہر امر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر
 واجب کی ہے ایا اس طرح سوائے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی
 اور شخص مثلاً پیر فقیہ بادشاہ امیر عالم فاضل صوفی غوث قطب و سنی
 امام مجتہد یا اور کوئے ہی ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اطاعت
 ہر امر میں ہر کسی پر واجب کی ہو **الجواب** ایسا شخص سوائے
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نہیں ہے
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ
 إِلَيْكُمْ جَمِيعًا آتِیَہ یعنی کہدے اے محمد اے لوگو
 بیشک میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف و ما اَرْسَلْنَاكَ
 إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا یعنی ہنسن
 بھیجے تھے تجکو مگر سب آدمیوں کی طرف خوشی
 سنائیوالا اور ڈرنا والا من یطیع امر رسول فقد اطاع اللہ یعنی
 جس نے حکم مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیشک

[illegible]

اہم اسے یوم القیامۃ رواہ الدارقانی یعنی جن لوگوں نے اپنے دین میں سنی بات
 لکائی تو چین لی اس نے اوس کی مانند اون کی سنت کہ پھر نہ لگا اون کو
 قیامت تک اور فتاوا عالمگیریہ میں ہی قیراۃ الکافرون الی الآخر مع الجمع مکروہ
 لا ینہی بدعتہ لم ینقل عن الصحابہ والتابعین کذا فی المحیط یعنی پڑھنا سورہ الکافرون
 کا جمع ہو کر مکروہ ہے اس واسطے کہ بدعت ہے صحابہ اور تابعین ہی منقول ہیں
 بعض دنیا کے کام کہ سنت سے ثابت نہیں ہوئی چنانچہ بعض کپڑے
 پہنا مثل بن سکہمسا وغیرہ اور بعض غذا مین اور ترکاریاں اور دو اسبان
 چنانچہ بریانی فرنی کچھری سا کو دانا وغیرہ اور آلو ترشی سویا بالک آرومی او
 نوشدارو اور بعض مٹائی اور آچار وغیرہ ایسی بہت چیزیں سنت سے ثابت
 نہیں ہیں لیکن چونکہ یہ کام امور دین میں ہی نہیں گئے جائے اس واسطے ان کو
 بدعت نہیں کہا جاتا اور جن کاموں کو لوگ امور دین جابن اور سنت سے
 وہ کام ثابت نہ ہوں وہ بدعت ہیں چنانچہ طعام پر ختم مروجہ پڑھنا اور ثواب
 پہنچانے کو کوئی دین یا کہا نا مقرر کرنا اور گیارہویں اور مولود شریف کی
 محفل مقرر کرنا اور ایک مذہب معین کی تقلید کو واجب حائنا اور عید او
 جمعہ وغیرہ میں الصلوۃ الفصلۃ کہنا ایسے ضد کام کہ لوگ ان کو امور دین
 کے سمجھتے ہیں اور اون کی نکر نے واسلے کو بُرا جانتے ہیں اور وہ کام سنت
 اور فعل صحابہ رضیہ فیما س حضرات مجتہدین سلف سے ثابت نہیں ہیں
 بدعت ہیں تا سید ہدایہ میں ہی لا ینقل فی المصنوع قبل العید لانه علیہ السلام
 لم یفعلہ الخ یعنی نہ نقل چوتھے عید گاہ میں نماز عید سے پہلے اس واسطے کہ
 حضرت نے نہیں پڑھایا وجود کثرت شوق نماز کے ایضا لکھو ان ینقل بعد
 طلوع الفجر اکثر من رکعتی الفجر لانه علیہ السلام لم یزد علیہا مع حرصہ علی الصلوۃ

[illegible]

اور قیاس مجتہدین کبار سی ثابت نہیں ہوا جبکہ ایسا ہے تو اس محفل میں نہ جانو
 اور قیام نہ کرنے والے کو کنگار کس طرح کہا جاویں **ف** جبکہ گنگار نہ ہوا تو
 شخص سے ناخوش ہونا اور عیب لگانا بیجا ہے بعضے شخص کہا کرتے ہیں
 جب کسی ڈپٹی اور کلکٹر کی تعظیم دیجادو سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم
 کیوں کیجئے سوا اسکا جواب یہ ہے کہ مسئلہ قیاسی اجتہادی بنا نا حضرات ائمہ مجتہدین
 ہے تم مجتہدین ہو کہ اجتہاد کر کے اپنی راسی سے فتوا دو اور حضرات مجتہدین مسئلہ کی بنا
 میں قرآن اور حدیث پر تم اجتہاد ہوئے کہ ڈپٹی کلکٹر کی تعظیم پر مسئلہ کی بنا کرتے
 ڈپٹی کلکٹر کی تعظیم اگر کوئی کرتا ہے تو تو اسبجکے نہیں کرتا اور واجبی تعظیم تو ہو
 تو کسیکے آنیکے وقت ہو کرتی ہے اب کیا جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آؤ
 تشریف لایا کرتی ہیں اور کیا تم حضرت کو تشریف لاتے دیکھا ہے یا قرآن اور حدیث میں آیا ہے
 ذکر ولادت کی وقت حضرت تشریف لاتے ہیں اور اگر یہ کہو کہ حضرت کا محض ذکر سنکر تعظیم کیلئے
 اوجھتا چاہئے تو فرمائے کہ حضرت نے کہیں یہ امر فرمایا ہے البتہ حضرت کا نام مبارک سنکر
 درود لکھنا حدیث میں آیا ہے تم کیا حضرت کے حکم کو بدل ڈالتے ہو اور اگر فرضاً
 ذکر خیر حضرت کا سنکر کہڑے ہو نا ضرور جانتے ہو تو فرمائے کہ اذان اور وعظ اور درود
 حالات میں جب حضرت کا نام مبارک سنتے ہو تب ہی نہر دفعہ تعظیم کے واسطے
 کرتے ہو اور یہ بھی فرمائے کہ حضرت کا ذکر خیر سنکر تو کہڑے ہو نا لازم جانتے ہو تو
 کا نام سنکر تو اس سے زیادہ تعظیم کرنی چاہئے اور وقت کیا کرو گے پس معلوم ہوا کہ
 صرف اپنی رسم کے پابند ہونہ شریعت کے اور فرضاً اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 تشریف لاتے بھی تو یہی بموجب فرمان حضرت کے یہ قیام مکروہ ہوتا مشکوٰۃ
 کتاب اللہ کی باب القیام میں ہی کہ انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضرت زیاد
 کوئی عجیب ہا وجود اسبات کے حضرت کو دیکھ کر کہڑے ہوئے تھے کیونکہ

[illegible]

کہی سو اسے اوس کی دوسری جہت سے اور طوابع الاوار حاشیہ در مختار
 میں ہی دو جوہر تقلید مجتہد معین لاجتہ علیہ لایمن جہتہ بشر تعینہ و لایمن جہتہ
 لعینہ واجب ہونے تقلید ایک مجتہد معین پر نہ کوئی دلیل شرعی ہی نہ عقلی اور
 لکھا ہے شیخ عبدالحی محدث رحمہ نے کتاب تحصیل التقریف میں وہذا کلمہ دلیل
 علی انہ یوزر الرجوع من فقہ الی فقہ آخر وان یكون شخص خفی المذہب فی
 مسئلہ و شارعی المذہب غیر فی آخری دقل بقاضی الجرائی یوزر الرجوع فی مسئلہ واحدة الصنا
 لانہ قد علم انہ اجاز ابو حنیفہ و اصحابہ لک انہی مختصرا لعلہ بیان کرشمہ دلیل ہی اس بات
 جائز ہے پہرنا ایک فقہ سے طرف دوسرے کی اور جائز ہے یہ کہ ہوو ایک شخص ایک
 مسئلہ میں خفی اور دوسری مسئلہ میں ثانی وغیرہ اور کہا قاجرائی نے کہ جائز ہے پہر
 ایک مسئلہ میں ہی ایک مسئلہ میں ایک مجتہد کے قول پر عمل کر کے پھر
 اوسی مسئلہ میں دوسرے مجتہد کے قول پر عمل کرنا جائز ہے کیونکہ معلوم ہوا ہے
 کہ اس بات کو ابو حنیفہ رضی اور اوس کے یاروں نے جائز کہا ہے تنبیہ اس مسئلہ
 کی تحقیق بلوغ رسالہ معیار الحق میں ہی اور عبارت سلیس رسالہ تحفۃ الاخوان میں
 معہ جواب شبہات کے صفحہ ۲۴ سے ۵۹ تک اور بعضے اور مقاموں میں
 مرقوم ہے لیکن بعضی صاحب ایسے رسالوں کو نہیں دیکھتے بسبب اسکے
 کہ کوئی مضمون اپنے سمجھ کے برخلاف پاتے ہیں تو اوس سے نفرت کرتے
 کرتے میں سوئے بات نہایت تعصب کی ہے بلکہ چاہتے کہ بنظر تحقیق و انصاف
 و یکدین جو مضمون اپنا سمجھا ہو ابرخلاف دلیلون شرع کے اور غلط معلوم
 ہو اوسکو ترک کریں اور جو مضمون اوس رسالہ کا خلاف تحقیق معلوم ہو
 اوسکو ترک کریں اور خدما صفا پر نظر رکھیں اور بعضے صاحب بسبب
 اسکے کہ خود اہل علم ہیں اپنے آپ کو حاجت مند دیکھتے ایسے رسالوں کا

[illegible]

اور اس امر میں عاملوں کی تقلید کریں جو جاہل ہیں اور ہدایہ میں ہی لَانَّ قَوْلَ الرَّسُولِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يُنْزَلُ عَنْ قَوْلِ الْفَقِيهِ یعنی حضرت رسول علیہ السلام کا قول رَبِّهِمْ مَشِيتِي کی قول
 سے کم نہیں اور بحر الرائق میں ہی لَانَّ ظاہر الحدیث واجب العمل بہ یعنی ظاہر حدیث پر عمل کرنا
 واجب ہے اور تفسیر منظر ہی میں ہے وَذَكَرَ عَنْ رُوْحِيَةِ الْعُلَمَاءِ قَالَ هِيَ ابُو حَنِيفَةَ اَنْكَرُوا قَوْلِي تَخْبِرُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْهِمْ وَقَوْلِي تَحْتَابَةٌ وَقِيلَ اِنَّهُ قَالَ اِنْ اَصَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مُدْثَرٌّ لِيْنِي رُوْحِيَةِ الْعُلَمَاءِ
 مذکور ہے کہ ابو حنیفہ رضی نے کہا چوڑ دو میری قول کو ساتھ حدیث حضرت رسول الصلی علیہ
 علیہ وسلم کے اور قول صحابہ رضی کی اور کہا کہ جب حدیث صحیح ہو جاوے وہی میرا مذہب
 ہے اور میرا ان لشخرا فی میں ہی وَقد تقدم قول الائمة كلهم اذ اصح الحديث فهو مذنباً
 یعنی پہلی بیان ہو چکا تمام اماموں کا قول کہ جب صحیح ہو جاوے وہی ہمارا مذہب
 ہے پھر جو شخص کہ حدیث پر عمل نہ کرے وہ نہ عامل بالحدیث ہوا نہ مقلد امام کا
 حدیث سے اور امام کے مذہب سے دونوں سے خارج ہوا نتیجہ اگر کوئی کہی کہ جب کہ سب ایمان
 ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فی سب پر تاجداری حضرت رسول الصلی علیہ وسلم کی
 فرض کی ہی نہ کسی اور کی تو پہر یہ سوال کرنا کہ حضرت کی حدیث پر عمل کیا جاوے یا امام کے قول پر اور
 اوکی جواب میں علماء کا کہنا واسطے عمل حدیث کے قول ملا علی قاری اور صاحب ہدایہ اور
 بحر الرائق اور حضرت ابو حنیفہ رضی اور دوسرے اماموں کا کہ سب حضرت کی امتی ہیں کیا ضرور
 بلکہ بے ادبی اور کلمہ کفر کا ہے کیونکہ اماموں اور عاملوں کی قول پر عمل کرنا
 اجازت چاہئے حضرت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے نہ حضرت
 کی حدیث پر عمل کرنے کو اجازت اماموں اور عاملوں کی یہہ
 تو اولیٰ امت مسلمہ ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ واللہ باللہ
 حضرت کے حدیث پر عمل کرنے کو کیسے بقول کی سند او
 سبکی اجازت کی حاجت نہیں ہے بلکہ واسطے دفع عذرات

[illegible]

میں ہماری مذہب پانچین اور چارے امام کی از پر عمل نہیں لیا ہم ہی
 نہیں کرتے یہ قول اون کا سنت اور حدیث کے مقابلہ میں کیا ہے اور خطہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض سنتوں اور حدیثوں کو بعضی مذہبوں
 کی واسطے مقرر اور خاص کر دیا ہے یا ہر مذہب والی کو ہر حدیث اور سنت کے
 عمل کرنا درست ہے الجواب یہ قول اون کا مقابلہ میں سنت کے بہت بُرا
 ہے اگر اس قول کی تاویل نکلی جاوے تو ظاہر میں کلمہ کفر کا ہے اور ایسا کلمہ
 کسی امام مجتہد کو پسند نہیں چنانچہ امام عبد الوہاب منیران میں فرماتے ہیں و
 اُولُ مَا يَتَّبِعُونَهُ اِمَامُهُ لَعْنَةُ اِلٰهِي لِمَنْ تَخَصَّصَ سِي اَوَّلِ اَوْ سَكَ اِمَامٌ هِيَ بِيْرَارٌ مَوْكَاءُ
 اَوْ سِي بِنِ هِيَ كَمَا سَبَّ اِمَامُوْنَ فِي كَمَا هِيَ اَوْ اَصَحَّ اَلْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبُنا لَعْنَةُ
 حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ هُوَ جَاوِزٌ تَوْ هِيَ نَهَارٌ مَذْهَبٌ هِيَ اَوْ رِيْهَ كَمَا فَرَمَا يَا حَضْرَتِ ابْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا اِنَّا تَخْتَفُوْنَ اِنْ تَعَذَّبُوْا وَتُخْفَفُ بَكُمْ اَنْ تَقُوْا اَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فُلَانٌ لِّعَنِيْ كَيْتَمٌ نِّهْنِ دُرَّتِيْ هُوَ اسَ هِيَ كَمَا عَذَابُ
 سَكَنِيْ جَاوِزٌ يَزِيْنُ مِيْنِ دَهْنِ جَاوِزٌ اِسْوَا سَطِيْ كَمَا هُوَ كَمَا حَضْرَتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِيْ كَمَا اَوْ فُلَانِيْ فُلَانِيْ كَمَا اَوْ صَحِيْحٌ تَرِيْدِيْ كِيْ بَابِ التَّمَتُّعِ مِيْنِ هِيَ كَمَا بِيْ
 مَرُوشَامِيْ فِيْ حَضْرَتِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُمَا سَعِيْ تَمَتُّعٌ كُوْطُوْحَا اَوْ هُوْنَ فِيْ فَرَمَا يَا كَمَا
 جَابِرُ تَمَتُّعٌ شَامِيْ نَعِيْ كَمَا كَمَا تَمَارُ سَعِيْ بَاوَا جِيْ فِيْ تَمَتُّعٌ فَرَمَا يَا سَعِيْ حَضْرَتِ ابْنِ عُمَرَ
 نَعِيْ فَرَمَا يَا اَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ اِيْنِيْ هِيْ عَهْنَا وَصَحَّ مَارَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا بِيْ شَيْءٍ
 اَمْرًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَةُ بَلَا تَوْ اَكْرَمِيْرَ سَعِيْ بَابِ نَعِيْ تَمَتُّعٌ سَعِيْ
 لِيَا اَوْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِيْ اَوْ سَكُوْ كَمَا مِيْرَ سَعِيْ بَابِ كَمَا حَكْمُ كِيْ
 اَلْبَعْدَارُ سَعِيْ كِيْ جَاوِزٌ يَاحَضْرَتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَكْمُ كِيْ شَامِيْ
 نَعِيْ كَمَا بِيْ اَمْرًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَةُ حَضْرَتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَكْمُ كِيْ اَلْبَعْدَارُ سَعِيْ كِيْ جَاوِزٌ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اور فضل اور کیا کار و آج اور ہم دلیل شرعی نہیں دیتے ہیں جن صاحبوں کو اپنی
 بات کا پچ اور ہر صورت تحقیق کی تحقیق غالب آنا منظور ہوتا ہے اور کسی دلیل
 شرعی کو اپنی بات کی موافق نہیں پاتی تو دلیلوں شرعی سے اعراض
 کر کے ادھر ادھر جہانک کے بدعات مروجہ عرب پر جاتی ہیں حالانکہ وہ انکی تحقیق علما
 ہی اہل حق کی موافق ہیں اور چونکہ بسبب ضعف اسلام اور خبر دینے محض صاوقی
 کے وہ ان ہی بعضے بدعات اور منکر و اوج پارہے ہیں اور انکو اپنا طحا اور او اٹھیا کر
 یہاں کے عوام سے کہہ دیتے ہیں کہ دیکھو صاحب یہ لوگ مکہ اور مدینہ کے
 رواج اور وہاں کے علماء کی بات کو برا جانتے ہیں تو عوام پیارے اس کو
 میں آجاتی ہیں اور والدہ بالہ کہ وہ انکی رواج اور وہ انکی علماء کی بات کو جو مطابق
 دلیلوں شرعی کی ہو ہم لوگ ہرگز برا نہیں جانتے بلکہ برا جاننے والے کو بدین جانتے ہیں
 اور وہ انکی علماء کا شرف اور تعظیم ہماری نزدیک ساری جہانکی علماء کی زیادہ ہی جاتا
 کچھ اس بات کا بیان مولف تحفۃ الإخوان فی صدہ میں خوب لکھا ہے لیکن وہ انکی حضرات
 علماء مضطربین دو گروہ ہیں ایک وہ گروہ جو خاص شاگرد اور بلا واسطہ تعلیم یافتہ حضرت
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور قرآن اور حدیث میں انکی تعریف بہت فی حق
 حضرت نبی انکی پیروی کا حکم دیا اور انکی پیروی سے گروہ اہلسنت فرقہ ناجیہ سے جو
 سے بچنے والا اور انکی پیروی نہ کرنے والے بہتر فرقے دوزخی ہیں سے چنانچہ حدیث
 شریف سے ظاہر ہے اور دوسرا گروہ وہ کہ جنہوں نے انکی ذریعہ سے یہ حاصل کیا اور
 اللہ تعالیٰ فی انکو ہی شرف اور فضل بہت عنایت کیا لیکن جو فقہین مذکورہ بعد جو گروہ
 اول کی ہیں انکو حاصل نہیں ہوا وہ گروہ اول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں
 اور یہ گروہ ثانی نے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمیشہ تک علماء
 حرمین شریفین کے ہیں سو جس مسئلہ میں

[illegible]

مقرر ہونا جو زمین شریفین و عقیقہ کا معمول ہے اس امر کے مکروہ ہونے میں بہت علماء
نے رسالے تالیف کئے ہیں اور اسی میں ہے کہ بعض ہمارے علماء یعنی حنفیہ نے
اس میں اس امر پر انکار کیا ہے اور بعض علماء مالکیہ نے منہ میں اس امر کے منع
ہونے پر فتوہ دیا ہے اور اس منع کو ہر مذہب کے علماء نقل کیا ہے انتہی مختصر
اور لکھا عین حنفیہ شرح صحیح بخاری میں کہ بعد زمانہ صحابہ اور تابعین کی حریم شریفین
کے حالات متغیر ہو گئے اور بدعات بہت ہو گئے علی الخصوص ہمارے زمانہ میں او
اور ایسا ہی کہا داؤدی فی شرح بخاری میں اور عثمان بن ہر اسیم نے غایۃ التوضیح
اور فتح بخاری میں فحرمین شریفین میں کسی امر خلاف شرع کے رواج پا جانے سے
اون مکانات میں نہ کر کے شرف میں ایک ذرہ بھی تفاوت نہیں آتا اللہ تعالیٰ
اون کا شرف اور منزلت زیادہ کرے اور محکومان کا رہنا اور مرنا بھی منہ
میں نصیب کرے آمین یا رب العالمین مسئلہ ۹ کتب شرعی سے یہ ہی ثابت
ہے کہ ہندوستان کی رہنے والوں پر تو حضرت امام عظیم رحمہ کی تقلید واجب ہے
اور جو یون پر امام شافعی رحمہ کے اور فلان ملک کے رہنے والوں پر فلان امام کی
اور جو کوئی بعض مسائل مذہب حنفیہ پر عمل کر چکا ہو اور کسی مذہب کے
مسئلہ پر عمل کرنا درست نہیں الجواب یہ امر کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے
مسئلہ جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چنانچہ سید الانبیاء
اور خاتم المرسلین اور اول شافع یوم الدین ہونا اور سوائے اس کی اور جناب
اور کمالات حاصل ہیں اسطرح آپ کا تمام جہان کی احوال سے یا اپنی امت
کے تمام احوال ہی ہر وقت واقف ہونا اور حضرت کا ہر چیز پر قادر ہونا ہی شرع
شرف سے ثابت ہے یا نہیں الجواب ثابت نہیں بلکہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے
فرمایا ہے قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرُّ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتَ اعْلَمَ

[illegible]

الجواب صحیح (فقیر حسین) یعنی یہ جواب صحیح ہے اور یہ ہر ہے مولوی محمد
 صاحب فقیر مصنف کلیات اور تیغ فقیر کی جواب صحیح است والد اعلا
 بالصواب کتبہ فقیر محمد عبید اللہ یعنی جواب صحیح ہے اور والد خوب جانتا
 ہے یہ لکھنا مولوی محمد عبید اللہ صاحب مصنف تحفۃ الہندی اور مولوی محمد
 صاحب کی تحریر معہ اسکی شرح کے یہ ہے اور مولوی صاحب کی عبارت خط
 کے نیچے ہے اوس کی شرح کی عبارت پر خط نہیں ہے۔ کمترین سراپا گناہ سچا ان
 محمد قاسم جناب مولوی نصر اللہ صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون عرض بردار
 آپ کا عنایت نامہ اور یہ دس سوالوں کا استفتاء حیر مولوی عبدالکریم صاحب کے جواب
 لکھے ہوئے ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبید اللہ صاحب کے انکی
 تصدیق فرمائی ہی کہی ردز ہوئے میرے پاس پہونچا لکھ اپنی طبیعت ٹھکانی نہ تھی کچھ
 شرت مشاغل ضروریہ کا حجم اس ہی دل لگا کر دیکھنے کی فرصت نہ تھی آج ساتویں صفر کو
 سیکریشیا ہون تمہید سہفتا کو دیکھ کر بہت رنج ہوا افسوس ہر قوم میں اتحاد ہے نہیں تو
 مسلمانوں ہی میں نہیں جتنے جھگڑے اور قہصے ساری عالم میں ہونگی
 اوتے سارے ایک اس قوم میں ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون
 نتیجہ کے اچھے یا بُرے مذہب کے لوگوں میں اگر کوئی بُرا کام یافتہ
 انگیزی وغیرہ کہ اوس مذہب میں جائز نہ ہو سرزد ہو جائے تو اوس آدمی کی مذہب
 پر اعتراض نہیں آتا مذہب انکا فی حد ذاته اچھا ہے یا بُرا جیسا ہے ویسا ہی رہے گا
 یہ قاعدہ ہر اہل مذہب اور اہل عقل کی نزدیک مسلم ہے سو اس بنا پر جن مسلمانوں میں
 جھگڑے اور قہصے سرزد ہوتے ہیں وہ لوگ بُرے گئے جاوے گی نہ یہ کہ دین اسلام
 غلط والا پڑے سو یہ عبارت مولانا صاحب نے انعام حضرت دافسوس
 لکھی ہی اون لوگوں پر کہ مسلمان ہو کر آپس میں فساد اور نزاع کرتے ہیں

[illegible]

بلکہ کم فہمی علماء کی اوس اختلاف کا باعث ہے جس کا صد اول میں کچھ بتا نہ تھا چنانچہ
 تقلید ایک مذہب کی واجب تھی رانا اور حدیث پر عمل کرنی سی فقہ پر عمل کرنا مقدم رکھنا
 اور چاروں مذہب شہور کو کہ حقیقت میں یہ چاروں اور سب مذہب اہل سنت ایک
 فرقہ ^{نجات اپنے درالام} ناجہ سے جو دے جو دے ملت تھی رادینا اور ادن کی حد ثبت کر دینا اور بعضی علما
 کو مستحسن تھی رادینا اور سوا سی انکی بعضی اور سائل جن میں بعض متاخرین اور بعض
 بدعتیوں کی خلاف صدر اول کا کیا ہی چنانچہ مجالس الارار کی صد ۳۱۹ میں
 مرقوم ہے کہ بعد صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی جو لوگ ہوئے انہوں نے حدیث
 کو مستحب کہا علماء عالی فہم کی نزدیک دلیلین شرعی چارہاں کتاب اور سنت کہ ملاق
 دین کی اصول ہیں اور اجتماع اور قیاس علی صحیح مجتہد مسلم الاجتہاد کا کہ ان دونوں کی
 اصل ہی کتاب اور سنت ہی ہے اور علماء کم فہم نے اپنی مذہب کی حمایت کی لہٰذا پہلو
 شرعیہ سے اعراض کر کے اپنی دعوے ثابت کرنے کو دلیلین مقرر کیا ان امور کو
 علمدار آمد اور واج کسی قوم اور شہر اور ملک کا عقل بعضی صلی کا قول کسی عالم مشائخ
 کا اگرچہ اسکی معنی یہی نہ سمجھے ہوں عبارت کسی کتاب کی سند مذہب کسی بادشاہ
 کا غصہ ہونا کسی بزرگ کا نکال دینا کسی شہر اور ملک سے اور بیعت اور مار پیٹ کرنا
 حار مصلون کا ہونا حرم شریف میں لغیر اور فساد زمانہ کا وہم علی رخصتوں کا وہم
 مسوخم ہونی حدیث کا وہم معارضہ حدیث کا وہم تلفیق کا اپنی اپنی مصلحت اندیشی
 اور صواب دہدہ آنا اپنا قیاس ناقص خواب اور خیال اور کشف کا قول کسی شاعر
 کا ضبط ہو جانا قواعد فقہ کا اول ہونا کسی مذہب کا نفرت اور کراہیت طبیعت کی او
 حقیر جاننا دوسرے مذہب کا اور سوا سی انکی یہی امور کہ حقیقت میں ہرگز دلیل
 شرعی نہیں ہیں چنانچہ رسالہ توفیر الحق اور توفیر الحق اور نظام الاسلام اور
 مجموعہ فتاویٰ اور تنقید اور اعلام نامہ اور منیہ الضالین اور تحفہ العرب والعجم

[illegible]

چند حکایات سے یہ مسئلہ نکالا کہ حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ تمام جہان کی علماء
 سے فضل اور واجب الاتباع اور ہر مسئلہ ختلافی میں حق پر اور تمام جہان کو
 مجتہد خطا پر اور ساری مذہب ابوحنیفہ کے مذہب سے لکھے ہوئی ہیں یہ تہ تحفۃ الاخوان
 کے ضلع ۸ میں معہ جواب کے مرقوم ہے اور مولوی ارشاد حسین صاحب لطف انتصار الحی
 فی کہ بڑے فاضل مشہور ہیں باوجود اقرار واجب لذاتہ ہونے تقلید ایک مذہب
 معین کی بدون سند کسی دلیل شرعی کی اور برخلاف طریقہ سلف صالحہ اور اہل
 اصول کی اپنے اجتہاد سے تدوین مذاہب اور فساد نفوس اور طعن جہال کو
 سبب اور عوارض مقرر کر کے اور آیت کریمہ فاسئلوا اہل الذکر کو کہ سب علماء کی نزدیک
 مطلق اور عام اور دلیل ہی عدم وجوب تقلید معین کی چنانچہ انشاء اللہ یہ بیان ہوتا ہے
 ساتھ آیت کریمہ او فواللہ انکم لکونتم لہم مقتد کر کے واجب ہونی تقلید ایک مذہب معین کا حکم
 لگایا جیسا کہ انتصار کے صفحہ ۸۲ میں لکھتے ہیں لیکن بر تقدیر عرض عوارض کی حکم
 یہاں گینے یعنی تقلید کا الزام اور یہ خیال کیا کہ یہ حکم لگانا برخلاف جملہ مفسرین یقین
 اور اصولیین اور علماء محققین اہل سنت کے اور مخالف عمل درآمد صحابہ اور تابعین
 ہی ہے جیسا کہ معنی اہل الذکر کی بیضاوی میں لکھی ہیں اہل کتاب یا علماء اجارہ و جلالین میں
 علماء توراہ اور تخیل کی اور موضح القرآن میں یہ ہو یا در کہنے والوں ہی اور کہا شیخ
 ابن حاکم نے فی بقولہ تعالیٰ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون قال قولہ بوجوب الرجوع
 من تقلیدہ اولاً فی مسئلہ کیون تقلید النص و ہو مجری مجری نسخہ کما تقر فی الاول
 یعنی یہ آیت کریمہ دلیل ہی واجب نہ ہونے تقلید معین کی یہ کہنا کہ جس کی تقلید
 کسی مسئلہ میں کر چکا ہو اور اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہے یہ تو قید کرنا نص کا ہوا اور قید
 رتناص کا بموجب قاعدہ اصول کی قائم مقام نسخہ کے ہے کہ ان فی تحفۃ الاخوان
 ۶۴ اور مسلم الثبوت اور اس کی شرح اور تقریر شرح تحریر اور شرح سید بادشاہ

[illegible]

ہو جاتی ہی اور فرضاً اگر ایسا ہی ہئی تو چاہئے کہ جتنے مذہب مٹاؤں ہو چکی ہیں سب
 عمل کرنا واجب ہونہ ایک پر اور جن لوگوں کی نفسوں میں فساد ہوا و پیر تقلید
 واجب نہ ہو اور جن لوگوں کی عادت طعن اور لعن کی ہو اور پیر ہی واجب نہ ہو اور
 فرمائے تو سہی کہ ایسا زمانہ کونسا تھا جو فساد نفوس اور طعن جہال سی خالی تھا زید
 یلید کے عہد میں مدینہ منورہ میں کتنا فساد عظیم برپا ہوا اور زید یون کی فساد نفوس
 سے حضرت حمین علیہا السلام اور انکی تمام گروہ کو کس قدر تکالیف پہنچیں او
 حضرت ابوحنیفہ اور احمد حنبل اور امام بخاری اور نسائی اور قاضی عیاض اور
 محمد غزالی اور دوسری بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم حمین کو موزیوں کی فساد نفوس
 کی سبب سی کیا کیا رنج پہنچے اور شیعوں کی طعن اور لعن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
 خارجوں اور نابینوں کی اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کی بدلت سے چلی آتی ہیں کہیں کسی
 صحابی اور تابعی اور مجتہد مستقل فی اون وقون میں تقلید مذہب میں کو واجب
 نجس اور کیا وجہ ہے کہ ان چیزوں سی تقلید محین واجب ہو جائے یون تو مثل
 مصنف انصار کی جو شخص چاہے ایسا قیاس کر کے ایک مسئلہ تصنیف کر کے
 اپنے گھر میں نئی شریعت بنا سکتا ہے بخود بالبدن ذلک اور اللہ تعالیٰ کی قول
 او فوالہم کو دلیل واجب ہونی تقلید معین کی ہئیرا کے صفحہ ۸۲ میں لکھتے ہیں
 اور اس صورت میں حکم الہی سیطور پر ہے میں پوچھتا ہوں کہ بیچارہ سی حوام مسلمانوں
 میں سی کس فی عہد کر لیا ہے کہ ایک مذہب کی تقلید لازم اور باقی میں مذہب
 مشہورہ بلکہ تمام مذاہب اہل سنت پر عمل کرنے کو اپنے اور پر حرام کر لیا ہو
 بیچارہ سی بھولی مسلمانوں فی بسبب ناواقفیت کے اور ہر کان فی علماء متعصب
 اور کم فہم کے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہر ایک مذہب خفی پر عمل کرنا لازم ہے او
 سوائے اسن کی کسی مذہب پر جائز نہیں ہی گونا کہ اس امر کو اللہ تعالیٰ کا حکم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

دین اپنے قیاس سے کچھ کہنے کو اور وہی دین ہی ہے جسے ۶۲ - ۱۹ کہا شیخی فی
 بعض لوگ ایسے ہونگی کہ اپنی رائے سے قیاس کرینگے تو اس بات سے سلام دیران
 اور رخصتہ دائر ہوگا ایضاً ص ۶۳ - ۱۶ فرمایا ابو حنیفہ رحمہ نے اَنَا كُؤُ وَالْقَوْلُ فِي دِينِ
 تَعَالَى بِالرَّأْيِ پھر اس سے کہ اللہ کے دین میں اپنی قیاس سے کچھ کہو ایضاً ص ۶۳ -
 لازم پکڑو روایات سلف کی اور لوگوں کی قیاسوں سے بچو ایضاً ص ۶۳ -
 کہ امام ابو حنیفہ رحمہ نص کی ہوتی ہوئی قیاس نہ کرتے تھے جب نص نہ پاتی تو قیاس کرتی
 ایضاً ص ۶۳ - ۲۲ قول امام مالک رحمہ کہ لوگوں کی رائے سے کچھ مگر جس پر تمام امت
 اجماع ہو جاوی ایضاً ص ۶۳ - ۱۷ فرمایا حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ فی بڑا فتنہ ہی
 امت پر یہ کہ لوگ امور دین میں قیاس کو دخل دین انہ فرمایا حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ کی قسم ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کی روح مبارک کو قبض اور وحی کا
 نازل کرتا موقوف جب کیا کفایت کو قیاس سے مستغنی کر دیا ایضاً
 ص ۶۱ - ۱۷ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ کو فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ پل صراط پر طرفہ العین نہ ٹھیکے
 تو اللہ کے دین میں اپنے رائے سے کچھ مت نکال ایضاً ص ۶۱ - ۲۵
 ابو حنیفہ رحمہ نے کہا میں مقدم رکھتا ہوں کچھ کتاب اللہ اور سنت
 رسول اللہ پر اقوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اور اون میں
 متفق علیہ کو مقدم رکھتا ہوں اور اختلافی میں قیاس کرتا ہوں
 اور حجۃ الباعثہ میں ہے ص ۱۲۶ - ۲۱ بیچ بیان اسباب تحریف
 کے شرعی حکم بناتا ہے واسطے لوگوں کی موافق اپنی مصلحت کے جنبا
 یہودیوں نے سنگسار کی ہڈی ہنہ کا لاکرنا اور ڈرے مارنا مقرر کیا تھا ایضاً ص ۱۲۷ - ۲۷
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ویران کرتا ہے پہلے عالم کا ساتھ قرآن کی اور حکم کرنا گمراہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کم نہیں میں ہو چکا ہی مولانا جتے نوبت پہنچی تو ایسے وقت میں استفتاء اور
 کس مرض کی دو اسے خبر اس کی کہ اختلاف سابق میں ایک اور شاخ نکل
 اور کیا ہوگا بات تو ٹھیک ہے لیکن تو ہی بعضے اللہ کے بندے مسئلہ شرعی کو
 لینے والے ہوتے ہیں اور اگر استفتاء اور فتوا بالکل جہان میں نہ رہے تو علوم دین
 بڑھنا پڑنا اور مدرسوں کا آباد کرنا اور عیث ہو اب دھڑے اور جتے
 جدے جدے ہونگے سلف کے زمانہ میں یہ دھڑے اور جتے تھے جو غفر
 ایک مسئلہ ایک صحابی یا تابعی یا اور مجتہد سے پوچھا دوسرا مسئلہ دوسرے مجتہد
 سے پوچھا کیسے کسی ایک کی پابندی نہ تھی اور بعد ازاں کی محققین متاخرین ہی علماء
 راہِ جناح مولف تحفۃ الإخوان فی دین محمدی کو چار حصے اور چار دھڑے اور جتے
 مقرر کیا اور بدون حکم اللہ اور رسول کی اور بدون تجویز کسی مجتہد مستقل کی
 یہ مصلحت تھی کہ ایک جتے کا دوسری طرف بنجانے پاوے گویا کہ چاروں
 مذہبوں کو چار سرکارین آلیں میں مخالف اور دشمن قرار دیا اور ایسا ہی چاروں
 چاروں طریق مشہورہ قادریہ حشیتیہ نقشبندیہ سہروردی مقرر ہوئے آخر کو دو
 اور مقرر ہوئے ایک بدعتی اور دوسرا وہابی اور ان میں دو جتے اور مقرر ہوئے
 ایک حنفی دوسرا محمدی حتی کہ ہر بعضے اور جتے ہی ہوئے ہر کوئی اپنی وضع
 استاہمے مولویوں کی بات اگر سنتے ہی ہیں تو اس کان ہی آئی دوسرا کان میں
 نکل گئی بدعتی اور رسوم اور رواج کی پابند اور عیاش اور دنیا دار تو اپنی بدعت
 و رسم اور نفس کی عیش اور دنیا داری کی مخالف بات نہیں سنتے اور ایک
 مذہب اور طریقہ کی پابند اپنے مذہب کی سوا اور کسی مذہب حتی کی بات بلکہ قرآن
 و حدیث کو ہی نہیں سنتے اور جن رسالوں میں ذکرِ عمل و سران اور حدیث کا
 مافاضاف بیان ہوا ہے جناح معیار الحق تحفۃ الإخوان تحفۃ المتقین وغیرہ

[illegible]

اوس مجاہد کے قول کی مخالف دوسری ہے کی تقلید کرنا بموجب فتنہ ہو یا ہی خواہ کسی نہ
 میں ہو اور ضرورت کو اور تحقیق ہی اوس کی تقلید کی مخالفت کرنا برا نہیں چنانچہ حق تعالیٰ
 کے ص ۹۵ میں اس بات کا بیان ہی یہ میری گزارش اگرچہ اور صاف جو کو بری کیلگی
 میں کیا کروں اپنی نگہ سے معذور ہوں لکھتا ہوں تو اور صاف جو ن کی ناخوشی کا اندیشہ
 جس ہی ایک فتنہ نازہ اور نزاع کے امید اور نہیں لکھتا تو کتمان
 علم کا الزام موجود علماء کو چاہئے کہ کیسے خوشی اور ناخوشی کا اندیشہ
 مکرین الدار اور رسول کی رضا مندر سے ملحوظ رکھیں اور علم کا کتمان
 مکرین گو میرے نزدیک نہ اس وقت کی خاموشی کو کتمان علم کہہ سکتے ہیں اور نہ
 اس ایک سوئی کو سکوت ہی تعبیر کر سکتے ہیں بلکہ عَلَیْکُمُ الْفِکْرُ لَا تَضِرُّکُمْ مِنْ صَلَّ
 اذا انتہدیم کے موافق اس کو خود داری کہئے تو بجائے ایسے ہی وقت کی
 خاموشی تو بہت بُری ہی بموجب حدیث اذا ظہر الفتنۃ کی تمہید میں مذکور ہے
 اور تفسیر غزیری میں تحت آیتہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُکِیْمُوْنَ کے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 کے حکم کے چہانے والو پر اللہ اور فرشتے اور اربع حضرات انبیاء علیہم السلام
 اور صلحہ کے اور فاسق اور فاجر اور جن و انس اور حیوانات اور جمادات
 اور روح ملکوتی ہر خشک و تر کے لعنت کرتے ہیں اور بہ سبب شامت
 حق پوشی کی عالم میں ویرانی اور محط اور بلائیں نازل ہوتی ہیں اور لکھا ہے کہ خبر
 اس آیت کا ورود یہود اور نصارا کے حق میں ہی لیکن مضمون عام ہے
 ہر اوس شخص کی حق میں کہ دیدہ و دانستہ امر واقعی کو احتیاج کیوقت ظاہر
 نہ کرنے انتہی مختصراً اور اس آیت سے مسئلے پوچھ کا جواب ندینا
 ثابت نہیں ہوتا اور امر معروف نہ کرنا ہے تو خود ہذا آیت ہی ہے یعنی
 اپنے آپ کو گناہ اور وبال ترک امر معروف سے بچانا

[The page contains dense handwritten Persian script in Maghrebi style, which is largely illegible due to extreme fading and blurring.]

میں ہی صد ۱۷ کہ کہا ابو حنیفہ رحمہ فی کہ میں مقدم رکھتا ہوں چل کتاب السدا و
 رسول اللہ پر ہر احوال صحابہ پر اور ان میں متفق علیہ کو مقدم رکھتا ہوں اور
 اختلاف میں قیاس کرتا ہوں اور اس کی بعد یعنی در صورت نہ ملنے حدیث
 مرفوع یا موقوف کے بیچ اعمال کی تقلید حضرات ائمہ مجتہدین کبار کی بدولت
 و تعیین کسی مجتہد خاص کی کہ اکثر ان میں سے زمانہ تابعین اور تبع تابعین میں
 ہوئی ہیں اور چار مذہب ان میں سے بہت مشہور اور اکثر مسائل قیاسی پر چاہ
 ہیں اور ان سب کو ترک کر دینا موجب فتنہ اور فساد کا ہے چنانچہ حجتہ الباقیہ
 میں سے صد ۱۵۹ اس ۲۰ کہ یہ چاروں مذہب مروجہ جو قلمبند ہیں ان کی تقلید
 کے جائز ہونے پر آج کے دن تمام امت یا معتزین امت کا اتفاق ہی اور اس میں
 بڑی مصلحتیں ہیں کہ مخفی نہیں اور عقیدہ الجید میں ہی صد ۱۳ کہ ان چاروں مذہب
 پر عمل کرنے میں بڑی مصلحت اور ان سب کو ترک کرنے میں بڑا فساد ہے
 اور ایک قسم تقلید کا یہ کہ ایک مذہب خاص کی تقلید کرتا ہے اور دوسرے
 تمام مذاہب اہل سنت پر عمل کر نیکو اپنے اوپر حرام سمجھتا ہے یہ تقلید خود جو
 فتنہ انگیز اور اوسکا ترک کرنا عین مصلحت دینی ہے کیونکہ اسی تقلید
 لوگوں کی عقیدے بگڑ رہے ہیں شخص واحد کو مثل نبی معصوم علیہ السلام کے
 واجب الاتباع جانتے ہیں اور تمام مذاہب حقہ اہل سنت سے بیزار ہو رہے
 ہیں بلکہ اوس مذہب خاص کی مخالف اگر حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی باقی ہیں اوس پر ہی عمل نہیں کرتے حجتہ الباقیہ میں سے صد ۱۵۹ اس ۲۲
 ناصر ۱۶ اس ۳ کہ ابن حزم رحمہ کا تقلید کو حرام کہنا پورا ہوتا ہے بیچ حق مجتہد کے
 اور بیچ حق اوس شخص کی جس پر بخوبی ظاہر ہو جاوے کہ حضرت کا یہ حکم ہے اور
 سبکی تقلید سے حضرت کی حدیث کی مخالفت کرنے کا سبب یا چپا اتفاق ہے

[illegible]

پہر آفتان فرماوین بجز اسکی کہ تفرق جماعت کا نقصان طول قرأت کے نفع سے
 زیادہ سمجھا ہوا اور کیا کہئے طول قرأت کی فضائل یقینی ہیں منفرد کو نہ امام کو مگر بڑے
 مقتدیان مشکوٰۃ کی باب ماعلیٰ الماموم مطبوعہ دہلی ص ۹۳ میں کسی حدیث میں مرفوعہ ہے
 اور مسلم کے اس مضمون کی بین کہ امام نماز کو ہلکی کرے کیونکہ جماعت میں بے بار
 ضعیف اور بوڑھا اور کسی کام والا بھی ہوتا ہے اور اکیلا پڑھنے والا اپنی نماز کو جتنا چاہے
 اور امام کے طول قرأت پر حضرت نبی بہت غصہ فرمایا ہے اور معاذ رضی اللہ عنہ نے پڑھی سورہ بقرہ نو
 اون احادیث صحیحہ کے معاذ کا طول قرأت خلاف سنت تھا اسو^ط حضرت نبی فرمایا معاذ
 آفتان انت الخ یعنی اسی معاذ کیا تو فتنے میں ڈالنی والا ہے پڑھ والشمس وضحاہ اور واسطے
 واللیل اذ انشئ اور سج اسم ربک الاعلیٰ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 کو امت پر شفقت اور امت کی آسانی بہت پسند تھی اب بھی علماء کو چاہئے کہ
 بی سند فتوہ واجب تقلید ایک مذہب معین پر لگا کر حضرت کی امت کو ٹنگی میں نہ ڈالیں
 مگر ہم دیکھتے ہیں کہ امور مختلف جہاں جس کی باب میں کوئی یقینی بات ہم نہیں کہہ سکتے
 لیکن جن مسائل میں بسبب ثابت نہ ہونے کے قرآن حدیث سے اجتہاد و تکویناً
 ہے اون میں کسی امام کے قول کو یقیناً حق یا خطا نہیں کہہ سکتے کہ امام
 ابو حنیفہ حق پر ہیں یا خطا پر یا شافعی حق پر ہیں یا خطا پر یا اور کوئی مجتہد
 ورنہ اس اختلاف کی نوبت کیون آتی اس زمانہ میں موجب تفرق جماعت ہو
 سلف صالح تو اس اختلاف مسائل فروعی کو اللہ کی رحمت جانتے تھے اسو^ط
 اختلاف پر خوش رہتے تھے اور ایک دوسرے پر انکار نہ تھا اب لوگوں نے
 اس رحمت کو زحمت کر لیا اور سوائے ایک مذہب خاص کی دوسرے مذہبوں
 الہامیت پر بلکہ حدیث نبوی پر عمل کرنے والوں کی ساتھ دشمنی کرتے ہیں کہ کسی فاسق اور
 کافر کے ساتھ ہی نہیں جب یہ نوبت پہنچی تو تفرق جماعت نہ ہو تو کیا ہو

۱۔ اسلام کی ابتدا سے قبل
 ۲۔ اسلام کی ابتدا سے قبل
 ۳۔ اسلام کی ابتدا سے قبل
 ۴۔ اسلام کی ابتدا سے قبل
 ۵۔ اسلام کی ابتدا سے قبل
 ۶۔ اسلام کی ابتدا سے قبل
 ۷۔ اسلام کی ابتدا سے قبل
 ۸۔ اسلام کی ابتدا سے قبل
 ۹۔ اسلام کی ابتدا سے قبل
 ۱۰۔ اسلام کی ابتدا سے قبل

نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فہما مل طول قنوت مقتدیان حضرت معاذ کو
 ادس فتنہ کو دیا اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سبع نجات کی حقیقت امت مرحومہ کو
 اس فتنہ کو بچایا اسطرح اب بھی عوام کا لالعام سے توقع بہنیں طول قنوت کے
 فضائل بہنیں منفر و کیواسطی نہ انام کے واسطی چنانچہ مذکور ہو چکا ہی اور صحابہ
 کے حکم پر مال اور جان قربان کرتے تھے بلکہ حضرت کو تحفیف اور آسودگی امت
 کی منظور تھی چنانچہ بعض صحابہ کو عبادت اور ریاضات ثاقہ سے زجر کے ساتھ
 فرمایا چنانچہ حدیثوں سے ظاہر ہے اور موقوف کرنے قنوت غیر لغت قریش پر
 صحابہ کا اتفاق ہو اور ان کا اتفاق حجہ شرعی ہی اور حضرت کے ظہور نبوت سے پہلے کڑوا آدمی عوام
 کا لالعام آونہیں میں سی لاکھوں ایمان لائے اور ہمیشہ لاتے رہے بہنے سے
 سے اگر سب کو بہنیں بعضوں کو توفائد ضرور ہوتا ہے آپ صاحبون سی بوجہ علم لبتہ
 توقع باقی ہی ان تشہات سے آپ سمجھ گئے ہوں گی کہ میں تارکان تقلید کو
 سمجھتا ہوں اور اون کی برا کہنی دیتا ہوں اور متقلدون کو کیسا جانتا ہوں اور اون کی
 انداز کو کیسا فسوس سائلون فی عملہ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مسائل کی جواب
 صاف صاف دلیون شرعیہ سے تحریر فرمائے اور مولانا صاحب فی حضرت معاذ
 کی لطویل قنوت اور قنوت سبعہ کی موقوفی پر قیاس اور اجتہاد کر کے تقلید کے
 مسئلہ میں ایسا کچھ لکھا کہ اور کا سمجھنا بھی مشکل پڑ گیا حالانکہ وہ قیاس ہی نہیں
 اور درست بہنیں معلوم ہوتا غرض جیسے باوجود ارشاد مذکور حضرت معاذ کی
 ضل کا کوئی منکر بہنیں ہو سکتا ایسا ہی تارکان تقلید کو فضل کا کوئی منکر بہنیں ہو سکتا
 وجوب تقصیر قنوت سون ہی شک کی گنجائش بہنیں یعنی حضرت معاذ پر وجوب
 نا کو تاہم قنوت کا اس واسطے کہ امام تہی ایسے ہی تارکان تقلید کو
 بشرطینت خیرا ہے زیادہ برا بہنیں کہہ سکتا کہ فتنہ انگیز بہنیں ترک تقلید کیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حدیث صحیح سے دلیل ہو اور اپنی امام کی مذہب میں جواب قوی نہ ہو کیونکہ اپنی مذہب
 بکڑے ہوئے مذہب کی حفاظت کی گئی حدیث صحیح کو ترک کر دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے
 اور یہی بات موافق ہی قول امام احمد اور قدوسی خفی اور ابن صلاح وغیرہ کے ہے
 رد المحتار میں ہی دلائل ورجلایہ میں مذہب باجہاد وضمیمہ کا ان محمود اماجور یعنی
 اگر کوئی اپنے مذہب سے نکلا ساتھ کوشش اور تحقیق کے تو ہو گا لائق تعریف کے
 اور اجر پانے والا اور حجۃ الاسلام ابوالفتح میں ہی ص ۱۲۷ کہ تحریف کے اسباب میں
 سی ہی تقلید غیر معصوم کی کہ اوس کی مقلد اوس کی قول کو الیاحق جانتے ہیں کہ
 کہ اوس کی ساتھ صحیح حدیث کو رد کر دیتے ہیں اور یہ تقلید مخالف ہے اوس کے
 جس پر امت مرحومہ کا اتفاق ہے اور اتفاق ہوا ہے مجتہدین کی تقلید
 جائز ہونے پر یہ جائز کہ مجتہد خطا ہی کرتا ہے اور حق پر ہی ہوتا ہے
 اور ساتھ انتظار حدیث حضرت کی اور ساتھ قصد اس بات کے کہ جس مسئلہ میں
 تقلید کر چکا ہے اگر حدیث صحیح اوس کی مخالف ظاہر ہوگی تو تقلید کو ترک اور
 حدیث پر عمل کرے گا اور اوس میں ہی ص ۱۶۰ و ۱۶۱ فیح لا سبب لمخالفتہ حدیث
 صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق خفی اوجہ حلی یعنی وقت ظاہر ہو جانے حکم حضرت
 حضرت کے حدیث کے مخالف عمل کرنے کا سبب چہا اتفاق یا صریح احمقاپن ہے
 اور اوس میں ہے ص ۱۶۱ فان ہذا قد خالف اجماع القرون
 الاول وناقض الصحابۃ والتابعین یعنی بیشک یہ تقلید مذہب معجز کے جو مذکور ہوئی
 مخالف ہی اجماع اول کی اور مخالف ہی صحابہ اور تابعین کے اور اوس میں ہی ص ۱۶۱
 اگرچہ صحیح حدیث صحیح رسول معصوم کے جسکے اطاعت اللہ ہم فیرض کی ہے کہ ہو خلا مذہب امام کی
 حدیث کو ترک کر دین اس گمان سے کہ امام کا قول ہی حدیث ہی ہے تو ہے
 یا وہ کون ظالم ہو گا اور ہمارا کیا عذر ہو گا جس میں لوگ رب العالمین کو ہم سے بدستور

[illegible]

اور حضرت معاذ نے کو قاتل فرمایا صاحب وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی سبب طول
 قراۃ بلاء رغبت مقتدیوں کی کہ یہ امر خلاف سنت تھا اب ایسے کسی شخص کو کہ نہ
 صاحب وحی ہی نہ مجتہد اوس فرما نے پر قیاس کر کے نہیں پہنچتا کہ فتنہ انگیز
 کہ ایسے تارکان تقلید کو کہ میت اوں کی جگہ میں تدریس اور رسالہ مابے مصنفہ
 میں اکثر مضامین ایسے ہوئے ہیں کہ اوں میں مولوی صاحب کی تقلید تھے نہیں
 فرماتے اور نہیں لکھتے بلکہ اپنے ہی قیاس سے فرماتے اور لکھتے ہیں خصوصاً
 معنی خاتم النبیین معنی جو مولوی حسینی رسالہ تحذیر الناس میں تحریر فرمایا کسی حدیث اور کسی منہ
 اور محدث اور مجتہد کے قول سے نہیں لکھی بلکہ برخلاف تمام مفسرین کی ہاں تارکان
 تقلید اور فتنہ انگیز کا لفظ اوں لوگوں کی حق میں صادق آتا ہے جنہوں نے تقلید کو
 مطلق ترک کیا اور فتنہ برپا کیا یعنی اول تو ایک امام خاص کی شب اور قول کی
 سوا سے تمام ائمہ مجتہدین اہل سنت کی تقلید کو بلکہ حضرت رسول الصلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کی حدیث کو ہی ترک کیا اور اس امر میں اظہار غیث خیر فیجی مصلحت اندیشی
 کرنے میں اور جب اوس امام خاص رح کا یہ قول سنا کہ جب حضرت کی شمشاد وہ میر
 رہا ہے اور میرا قول جو اوس کی مخالف ہو ترک کیجیو تو امام کے اس قول
 سے بے عمل نکلیا تو اوس امام کے مقلد ہے نہ ہے اور عاملان سنت اور حدیث
 نے ساتھ طرح طرح کی دشمنی اور ایذا رسانی کر کے فتنہ انگیز ہوئے البتہ بہ لوگ
 کان تقلید فتنہ انگیز ہیں یا وہ لوگ جنہوں نے چاروں ولیین شرعی اور
 ہندوں کی تقلید کو ترک کر کے اپنی طرف سے اور اپنے قیاس ناقص سے
 جیسے مضمون بنا کر اپنے بدعا باطل کی دلیل بنایا یا وہ لوگ جنہوں نے آیات
 احادیث کے معانی برخلاف مفسرین محدثین محققین کے اپنی رائے سے
 اور باعث تحریف دین کی ہوئے چنانچہ اوں کا مذکور اسی بحث میں آج رہا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ایمان والوں کے اور سوا اسکے اس امر میں شک ہے کہ چاروں بانی جو چاہے اپنے پیروں میں لکھا جائے یعنی
لفظ انا بعد فقیر نصر اللہ سے تالیف جو خیر دے جو تہیہ یہ سب ایک اور درستی اس سے زیادہ
اور کیا عرض کیجیے ہر میرا پس اب کی کہی ہوئی ہی نہیں سلیکے مہر کا نیسے محدود ہوں

فہرست نصرة الاخوال

الحمد لله
عفی عنہ

۱۵ مسئلہ پوچھنے اور تلافی اور عمل کی کیا طوطی ظلم اہل بدعت تعصب کا مولویوں اور غلطوں کی اور ہوشی
حق کو چھپانے کا وبال گذارش علماء مساتہ قسّم ہر کسی پر ہر امر میں اطاعت حضرت کی وجہ کی ہے
اللہ نے رخصتی شافعی مالکی حنبلی مہنویکا حکم نہیں فرمایا ہے بدعت کی تعریف مولود شریف کی محفل اور
ولا وقت کے کٹر امونہ تقلید کا بیان اور ابو حنیفہ اور علماء حنفی کے قول سے رسالہ لکھا نہ دیکھنا تعصب
حدیث پر عمل کرنا عمل حدیث کے واسطے کیسے قول کی سند پکڑنا سنت پر عمل کرنا خوش ہونا متعصبان
کا امین ہونے اور وظائف کے برائی امتیاز کی کمر نفع عین خیرہ اگرچہ سنت ہے لیکن ہم نہیں عمل کرتے
ہمارا نام نے عمل نہیں کیا یہ میری بات لیکو میری اور سنت پر عمل کرنا لازم ہوا ای چار دلیل شرعی کو کیسے
قول کہ میں کل رواج سند نہیں ہے مکہ مدینہ کے رواج اور دہانکے علماء کی سند لانا کسی ملک کے واسطے کسی نام
کی تقلید صحت نہیں ہے حضرت ہمدان ہونا اور حیرت قادری ہونا سند و ہیک سے گوشت لینا اختلافی مسائل
میں ایک دوسرے پر ایک راہ جو چاہے انکا چاہیے علماء کی کم فہمی رد قول مولف یا الحق کا جواب قول مولود
ارشاد حسین صاحب نصف انتصار کا برائی قیاس سداور بیضرور کے دوسری وجہ ہے جبکہ ہونا اور
میں ہر کوئی اپنے اپنے موضع کے سنتا کہ ان علم کا وبال تقلید کے قسام تفصیل دار۔
فہرست کرنا حضرت کا معاذ کو سبب طویل قرار کے اپنی بات پر اڑنا معروف کر دینا حضرت عثمان
کا بعضی قرار قرآن کو ترک کرنا تقلید کا بنیت خیر تارکان تقلید فتنہ انگیز کون لوگ ہیں
تارکان تقلید بنیت بخیر کے ایذا پہنچا نیوالو مولانا محمد قاسم کا بہت برا جانا فقط۔

مطبع فاروقی دہلی باہتمام سید محمد معظم مطبوعہ گردید